دیباچہ
از نگاہ راحیل

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

دیباچہ از نگاہ راحیل

باب اول

قسط نمبر : 1

دیباچہ از نگاہ راحیل

باب اول

قسط نمبر1 :

"شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

روز جزا کا مالک ہے۔

ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور ہم صرف تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔

www.novelsclubb.com

ہمیں سیدھے راستے کی طرف رہنمائی فرما۔

ان لوگوں کا راستہ جن پر آپ نے انعام فرمایا

نہ ان کا راستہ جن

پر غضب کیا گیا اور نہ ان کا جو گمراہ ہوئے۔

سورۃالفاتحہ۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

نیویارک

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی۔

UNITED NATIONS GENERAL ASSEMBLY

www.novelsclubb.com

تاریخ تھی 10 جنوری2022 ۔

صبح کے دس بج رہے تھے۔ اقوام متحدہ میں موجود تمام افراد تقریر کرنے والی شخصیت کو تقریر کرنے کے لیے آتا دیکھ رہے تھے۔

تقریر کرنے والی شخصیت بہت پر اعتماد اور باوقار نظر آرہی تھی۔ بڑی آنکھیں اور سفید رنگت والی نینا احسن نے نیلا سکارف اور عبایا پہنے ہوئے اپنی تقریر شروع کر دی۔ نینا کے بولنے کا انداز بہت سنجیدہ تھا۔

" شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔ آج میں یہاں جن مسائل پر بات کرنے آئی ہوں وہ مسائل کئی عرصے سے چل رہے ہیں۔ لیکن ان مسائل کے حل شاید کوئی نکالنا ہی نہیں چاہتا۔ مسئلہ فلسطین اور مسئلہ کشمیر کئی عرصے سے چلتا آرہا ہے لیکن افسوس ان کا حل آج تک نہیں نکل سکا۔ اقوام متحدہ کا مقصد دنیا میں امن قائم رکھنا ہے اور انسانوں کے حقوق کی حفاظت کرنا ہے۔ آخر فلسطین اور کشمیر میں امن کیوں نہیں ہے؟ آخر فلسطین اور کشمیر میں موجود لوگوں کے حقوق کی حفاظت کیوں نہیں ہو رہی؟ میرا آج یہاں آنے کا مقصد یہ تھا کہ میں آپ (اقوام متحدہ) کو ان کے فرائض یاد کروا کر ان فرائض کو پورا کرنے

www.novelsclubb.com

کی اہمیت کا احساس دلاؤں۔ اقوام متحدہ نے دنیا میں ہونے والے بہت سے مسائل کا حل نکالا ہے مجھے امید ہے کہ آپ کشمیر اور فلسطین کے مسائل کا حل بھی ضرور نکالیں گے کیونکہ اللہ نے آپ کو یہ طاقت اور اقدار بخشا ہے کہ آپ ان مسائل کا حل نکال سکیں۔ دنیا یہ جان لے کہ فلسطین صرف فلسطینیوں کا ہے اور کشمیر صرف پاکستان کا ہے۔ بانی پاکستان قائدا عظمؒ نے فرمایا کہ کشمیر پاکستان کی شہ رگ ہے۔ اگربھارت اور اسرائیل اپنے غیر قانونی کاموں سے باز آجائیں تو یہی ان کے لیے بہتر ہوگا ورنہ !ورنہ یہ جان لیں کہ باطل ہمیشہ مٹ جاتا ہے اور حق ہمیشہ دنیاپرچھاجاتاہے۔"

نینا کی تقریر ختم ہونے کے بعد چند افراد کے چہروں پر خوشی تھی، کچھ لوگ سوچ میں گم تھے اور کچھ لوگوں کے چہروں پر شدید غصہ تھا۔

www.novelsclubb.com

جن لوگوں کے چہروں پر غصہ تھا وہ لوگ تھے اقوام متحدہ میں موجود اسرائیلی نمائندے اور ہندو نمائندے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

ترکی

استنبول

City's Nişantaşı

سٹیز نشانتاشا ترکی کے مشہور شاپنگ مالز میں سے ایک ہے۔ معمول کے مطابق آج بھی یہاں لوگوں کی بہت بھیڑ تھی۔ بچے، بوڑھے، مرد و عورت سب سٹیز نشانتاشا میں اپنے کاموں میں مصروف تھے۔

www.novelsclubb.com

سٹیز نشانتاشا کے سٹور روم میں موجود تین ترک شہری آپس میں ترک زبان میں کچھ بات چیت کر رہے تھے۔ وہ تینوں ترک شہری بہت گھبرائے ہوئے لگ رہے تھے۔

"براق بے !آپ فکر مت کریں ابھی بھی پندرہ منٹ باقی ہیں۔" ماتھے پر بکھرے سیاہ بال اور سیاہ آنکھوں والے ایلدار ازجان نے اپنے بائیں جانب کھڑے شخص سے کہا۔ وہ سفید ٹی شرٹ اور سیاہ جینز میں ملبوس تھا۔

"بھاڑ میں گئے پندرہ منٹ !احمت اس نیلی تار کو جلدی نکالو۔" نیلی آنکھوں اور بھورے بال جو کہ انتہائی نفاست سے ماتھے سے پیچھے کو سیٹ کیے ہوئے تھے۔

براق یامان نے شدید غصے کے عالم میں اپنے سامنے موجود شخص سے کہا۔ جو ایک رنگ برنگی تاروں سے بھر پور چیز، جس کے اوپر ایک ٹائمر موجود تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ اس ٹائمر کو روکنے کی کوشش کر رہا تھا۔ براق سیاہ لانگ کوٹ اور سیاہ جینز میں ملبوس تھا۔ اس کی رنگت سفید تھی۔

"براق بے !میرے خیال سے اس لال تار کو نکالنا چاہیے۔"

بھوری آنکھیں اور سیاہ بال جو ایک چھوٹی پونی میں بندھے ہوئے تھے، احمت الپ نے براق یامان سے کہا۔ وہ بھوری ٹی شرٹ کے اوپر ایک سیاہ مفلر اور سیاہ جینز میں ملبوس تھا۔ اس کا قد درمیانہ تھا۔ براق کا قد ان تینوں کی نسبت دراز تھا۔

وہ تاروں سے بھرپور چیز دراصل ایک ٹائم بم تھی۔ احمت الپ نے جیسے ہی ٹائم بم پر لگی لال تار کو نکالا تب ہی ٹائم بم پر لگے ٹائمر کی گنتی پہلے سے زیادہ تیز ہوگئی۔

www.novelsclubb.com

یہ دیکھ کرایلدار اور احمت پہلے سے زیادہ گھبرا گئے تھے مگر براق یامان کچھ سوچ رہا تھا۔

"احمت پیچھے ہٹو مجھے سمجھ آگئی ہے اسے کیسے روکنا ہے۔"

براق یامان نے احمت الپ سے چیخ کر
کہا۔

تبھی احمت پیچھے ہٹا اور براق یامان ٹائم بم پر لگی کچھ تاروں کو نکالنے اور ادھر ادھر کرنے
لگا۔

ٹائم بم کے اوپر لگا ٹائمر اور تیز ہوگیا، اور پھر ٹائمر پر صرف 15 سیکنڈ رہ گئے، براق اپنی کوششیں جاری رکھے ہوئے
تھا۔

جب ٹائمر پر صرف پانچ سیکنڈ رہ گئے تھے تو براق یامان اپنی بھاری آواز میں کہنے لگا۔

www.novelsclubb.com

"اللہ حق کے ساتھ ہے۔"

تبھی براق کے ساتھ یہ الفاظ احمت اور ایلدار نے بھی بہت جوش کے ساتھ دہرائے کیونکہ وہ جان گئے تھے کہ اللہ نے ان کے لیے کوئی راستہ بنا دیا ہے۔ براق نے تبھی ٹائم بم کے درمیان میں لگی

نیلی تار کو کھینچ کر نکال دیا اور تبھی ٹائم بم پر لگا ٹائمر رک گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

نینا اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں تقریر کرنے کے کچھ دیر بعد اسمبلی سے باہر جانے لگی تھی کہ اسے کوئی اونچی آواز میں پکارنے لگا۔

نینا نے جب پیچھے مڑ کر دیکھا تو دور سے ایک لڑکی اسے پکارتے ہوئے اس کے پاس تیزی سے قدم اٹھاتے ہوئے آ رہی تھی۔

"نینا میڈم !نینا میڈم۔"

www.novelsclubb.com

نیلی بڑی آنکھوں اور سفید رنگت والی میرآئے یامان نینا احسن کو پکارتے ہوئے اس کے سامنے آ کھڑی ہوئی۔ وہ گلابی سکارف اور گلابی لانگ فراک میں ملبوس تھی۔

"Merhaba! I'm Miray Yaman"

(مرحبا !میں میرآئے یامان ہوں۔)

میرآئے نے بہت خوشی سے نینا کو بتایا۔

نینا اور میرآئے آپس میں انگریزی زبان میں گفتگو کرنے لگے۔

"میں نے آپ کی آج کی تقریر سنی اور مجھے بہت خوشی ہوئی کہ آپ نے فلسطین اور کشمیر کے مسائل پر بات کی۔"

"بہت شکریہ ! میرے خیال سے ہر کسی کو کشمیر اور فلسطین کے مسائل پر بات کرنی چاہیے کیونکہ یہ مسائل ایسے ہیں جن کا حل نکالنا باقی تمام دنیا میں چلنے والے مسائل سے زیادہ اہم ہے۔"

نینا نے جواب میں

www.novelsclubb.com

کہا۔

میرآئے نے نینا کی باتیں سنتے ہوئے اپنے پاس موجود بھورے ہینڈ بیگ میں سے ایک کاپی اور ایک پین نکالا اور نینا کی طرف بڑھایا۔

"میں آپ کی بہت بڑی فین ہوں، میں نے آپ کے تمام تجزیے سنے ہیں اور آپ کا ہر تجزیہ بہت لاجیکل ہوتا ہے، آپ واقعی ایک بہت قابل اینکر پرسن ہیں۔ اگر آپ برا نہ مانیں تو کیا آپ مجھے اپنا آٹوگراف دے سکتی ہیں۔"

میرآئے نے اپنی نوٹ بک اور اپنا پین نینا کو پکڑایا اور نینا اس پر میرآئے کو اپنا آٹوگراف دینے لگی۔

"میں بھی آپ ہی کی طرح ایک سوشل ورکر ہوں اور میری بہت بڑی خواہش تھی کہ میں آپ سے ملوں۔ مجھے بہت خوشی ہے کہ میری یہ خواہش آج پوری ہو گئی۔"

www.novelsclubb.com

نینا میرآئے کی باتیں سننے کے ساتھ ساتھ میرآئے کی نوٹ بک پر آٹوگراف لکھ چکی تھی۔

نینا نے میرآئے کو اس کی نوٹ بک پکڑائی اور پوچھا۔

"کیا آپ ترکش ہیں؟"

"''جی !آپ کو کیسے معلوم ہوا؟ میرآئے نے تھوڑا حیران ہو کر نینا سے پوچھا۔

"آپ نے جب مرحبا کہا تو مجھے شک ہوا۔"

نینا نے میرآئے کو ایک دوستانہ انداز میں جواب دیا۔

یہ سن کر میرآئے

مسکرائی۔

"آپ کو کیسے پتا کہ مرحبا ترک بولتے ہیں؟"

www.novelsclubb.com

"میں آج کل ترکی پر ایک ڈاکومینٹری بنا رہی ہوں جس میں۔۔ ترکی کی زبان، تہذیب، روایات اور ترکی کے بہت سے معاملات اور مسائل کو پڑھ رہی ہوں۔اسی وجہ سے مجھے شک بلکہ یقین ہوگیا تھا کہ آپ ترکش ہیں۔"

نینا میرآئے کو جواب دیتے ہوئے گھڑی پر بار بار وقت دیکھ رہی تھی۔

" اگر آپ ترکی پر ایک ڈاکومینٹری بنا رہی ہیں تو میں اس میں آپ کی کافی مدد کر سکتی ہوں۔"

"اگر ایسا ہے تو۔۔"

نینا نے تھوڑا سوچا۔

"ٹھیک ہے یہ بہت ہی اچھا خیال ہے۔ آپ میرا کارڈ رکھ لیں اس پر میرا فون نمبر لکھا ہوا ہے۔"نینا نے میرآئے کو اپنا کارڈ پکڑایا۔

www.novelsclubb.com

"بہت شکریہ ! نینا میڈم۔"

میرآئے نے انتہائی خوشی کے انداز میں نینا سے کہا۔

" سنو ! تمہیں مجھے نینا میڈم بلانے کی ضرورت نہیں ہے جسٹ کال

می نینا، کیونکہ اب سے ہم دوست ہیں۔ ہیں نا؟"

نینا نے میرآئے کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھایا اور میرآئے نے تب

ہی بہت خوشی سے نینا سے ہاتھ

ملالیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

"دمیر صاحب !آج تو اللہ نے ہم سب کو بچا لیا لیکن یہ مت

بھولیں کہ ایسا دوبارہ بھی ہوسکتا ہے۔"

براق نے انتہائی سنجیدگی کے عالم میں دمیر صاحب سے

کہا۔

www.novelsclubb.com

"براق ! مجھے یہ سب پہلے سے معلوم ہے۔ تمہیں مجھے بار بار ایک

بات بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ سمجھ آئی؟دوسری بات یہ کہ آج

شام تم تینوں سے میرا ملنا ضروری ہے۔ میں تمہیں ایڈریس سینڈ

کرتا ہوں۔"

دمیر صاحب نے براق سے کہنے کے بعد فون کھڑک سے بند کر دیا۔ براق کو اس بات پر بالکل حیرت نہیں ہوئی کیونکہ وہ ان کے اس طرح کے رویے سے واقف
تھا۔

براق سٹیز نشانتاشا کے باہر کھڑا سوچ رہا تھا کہ
"اگر آج وہ ٹائم بم بلاسٹ ہوجاتا تو کتنے لوگ موت کی نیند سو جاتے، اللہ کا بہت شکر ہے کہ آج اس نے ان سب لوگوں کو ایک خطرناک سانحہ سے بچا لیا۔"

ایک دم پیچھے سے براق کے کندھے پر کسی نے ہاتھ رکھا۔ براق نے بغیر کچھ سوچے اس ہاتھ کو مضبوطی سے پکڑ کر مروڑ
دیا۔

"براق بے !کیا ہوگیا؟ میں ہوں ایلدار۔"

ایلدار کی آواز میں بہت تکلیف موجود
تھی۔

www.novelsclubb.com

براق نے ایلدار کا ہاتھ تب ہی چھوڑ دیا۔

"اف واللہ ! واللہ ! ایلدار تم ایسے چوروں کے انداز میں ہمیشہ کیوں آتے ہو؟ "

"تم ڈر گئے تھے نا؟"

ایلدار نے مسکراتے ہوئے اپنے ماتھے پر آتے بکھرے سیاہ بالوں کو ٹھیک کرتے ہوئے کہا۔

"میں اللہ کے علاوہ اور کسی سے نہیں ڈرتا۔"

براق ایلدار سے کہہ ہی رہا تھا کہ وہاں احمت بھی آ گیا۔

"ایک تمہاری ہی کمی رہ گئی تھی۔"

براق نے مسکراتے ہوئے احمت سے کہا۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"نینا میڈم آپ کو نہیں لگتا کہ اب آپ کو تھوڑا سنبھل کر ہر قدم اٹھانا ہوگا۔ "

سیاہ بڑی آنکھیں اور سیاہ بال جو ایک جوڑے میں بندھے ہوئے تھے، سفید شرٹ کے اوپر ایک چھوٹا سیاہ کوٹ اور سیاہ سکرٹ میں ملبوس عریشہ نے نینا سے کچھ پریشان ہو کر کہا۔

میں سمجھ گئ تم کیا کہنا چاہتی ہو۔

"سنو بات صرف اتنی ہے کہ اگر میں آج اسرائیل اور بھارت کے ظلم سے ڈر گئ تو میں ان لوگوں کی کبھی مدد نہیں کر پاؤں گی جو روز کشمیر اور فلسطین میں ناحق قتل کر دیے جاتے ہیں۔"

نینا اپنی اسسٹنٹ عریشہ کو بہت سنجیدگی اور غصے کے عالم میں یہ سب کہہ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

نینا گاڑی کی پچھلی سیٹ کے ایک طرف بیٹھی تھی اور عریشہ گاڑی کی اس کے دوسری طرف بیٹھی تھی اور ڈرائیور گاڑی چلا رہا تھا۔

کچھ دیر نینا اور عریشہ نے آپس میں کوئی بات نہیں کی لیکن پھر عریشہ گاڑی کے شیشے سے باہر دیکھتے ہوئے کہنے لگی

"آخر کیا فائدہ آپ کے اقوام متحدہ جا کر فلسطین اور کشمیر کے مسائل پر بات کرنے کا؟ جبکہ آپ اور میں دونوں یہ بات اچھی طرح سے جانتے ہیں کہ فلسطین اور کشمیر کا مسئلہ کبھی ختم نہیں ہو گا۔"

نینا عریشہ کی بات سنتے ہی شدید غصے میں کہنے لگی۔

"یو نو واٹ لوگ یہی تو چاہتے ہیں کہ ہم یہ یقین کر لیں کہ ہم فلسطین اور کشمیر کے لیے کچھ نہیں کر سکتے۔ اگر ظلم کے خلاف کوئی بھی شخص آواز نہ اٹھائے تو یہ معاشرہ انسانوں کے رہنے کے لیے نہیں ہے بلکہ جانوروں کے لیے ہے اور جہاں تک بات فلسطین اور کشمیر کے مسائل کے حل ہونے کی ہے۔ تو یہ جان لو کہ اللہ

www.novelsclubb.com

نے قرآن پاک میں وعدہ کیا ہے کہ باطل کا انجام ہمیشہ برا ہی ہوتا ہے۔"

" نینا میڈم لیکن۔۔"

عریشہ نینا سے کچھ کہہ ہی رہی تھی لیکن نینا نے اس کی کوئی بات نہ سنی۔

"تم میری ایک اور بات سن لو اور سمجھ بھی لو۔ اللہ نے انسانوں کو اس دنیا میں بلاوجہ نہیں بھیجا بلکہ ہر انسان کا اس دنیا میں آنے کا کوئی نہ کوئی مقصد ہے۔ جب تک میں زندہ ہوں تب تک کشمیر اور فلسطین میں ہونے والے ظلم کے خلاف آواز اٹھاتی رہوں گی۔

چاہے پوری دنیا ہی میرے خلاف کیوں نہ ہوجائے میں حق کا راستہ کبھی نہیں چھوڑوں گی۔"

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

" ویسے دمیر صاحب ہم سے کیوں ملنا چاہتے ہیں؟"

احمت نے ایلدار کو نا سمجھی سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"اگر مجھے معلوم ہوتا تو میں ان سے ملنے جاتا کیا؟"

ایلدار نے مسکرا کر احمت سے

کہا۔

"ویسے ایلدار اگر تمہیں معلوم بھی ہوتا تب بھی تم ان سے ملنے

ضرور جاتے کیونکہ تم ان کے غصے سے کچھ زیادہ ہی ڈرتے ہو۔"

احمت نے ہنستے ہوئے ایلدار سے

کہا۔

براق ان تینوں کی باتیں سن رہا تھا مگر وہ خاموشی سے استنبول کی

www.novelsclubb.com

سڑکوں پر چلتا ہوا کچھ سوچ رہا

تھا۔

آج استنبول کی دوپہر بہت ٹھنڈی تھی، سورج بادلوں کے درمیان چھپا ہوا تھا، شاید کچھ دیر بعد پورا استنبول بارش کے قطروں سے بھیگ جائے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

"نینا میں تمہاری اسسٹنٹ ہونے کے ساتھ ساتھ تمہاری پرانی دوست بھی ہوں۔مجھے صرف تمہاری فکر ہے۔تمہارے پہلے ہی دشمن کم ہیں جو تم اب اور اپنے دشمن بنا رہی ہو۔"

اس بار عریشہ کے بولنے کے انداز میں پریشانی تھی۔

"تمہیں میری فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔"

www.novelsclubb.com

نینا کے بولنے کے انداز میں اس بار غصہ کچھ کم تھا۔

" اگر آپ کو کچھ ہو گیا؟ آپ یہ کیوں نہیں سمجھ رہیں کہ آپ کی جان کو خطرہ ہے۔"

"عریشہ !بس اب مجھے اس ٹوپک پر کوئی بات نہیں کرنی۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Tuğra Restaurant, Istanbul, Turkey

استنبول کی شام بہت خوبصورت تھی، پورا استنبول بارش سے بھیگ رہا تھا۔ براق، ایلدار اور احمت تعورا ریستوراں میں دمیر صاحب کا انتظار کر رہے تھے۔

نیلے کارپٹس، سفید اور کالی کرسیاں، میزیں جن کو خوبصورت سفید چادروں سے ڈھکا ہوا تھا اور سفید دیواروں کے اوپر خوبصورت ڈیزائنز بنے ہوئے تھے۔ تعورا ریستوراں استنبول کا بہت مشہور اور خوبصورت ریستوراں ہے۔

سیاہ اور سفید کرسی پر بیٹھا براق گھڑی پر بار بار وقت دیکھ رہا تھا۔

" آخر کب آئیں گے دمیر صاحب؟"

ایلدار دمیر صاحب کا انتظار کرتے ہوئے آخر بہت تھک گیا۔

" تم ان کی عادت سے تو واقف ہو ایلدار۔"

www.novelsclubb.com

احمت نے ایلدار کو مسکراتے ہوئے کہا

۔

"کیا تم دونوں تھوڑی دیر کے لیے خاموش نہیں رہ سکتے؟"

براق نے سنجیدگی سے ایلدار اور احمت سے

کہا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

The Renwick, Hotel in Manhattan, New York

نینا رینوک ہوٹل میں اپنے لیے بک کروائے گئے کمرے کی ایک کھڑکی کے پاس کھڑی تھی۔ وہ ہاتھ میں کافی کا کپ اٹھائے کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی ۔ کمرہ نہایت خوبصورت تھا۔ شام کا وقت ہونے والا تھا۔ تبھی نینا کے موبائل کی سکرین روشن ہوئی۔ نینا نے اپنے موبائل کو پکڑا۔ اس نے موبائل کی سکرین پر کال کرنے والی شخصیت کا نام دیکھا تو اس کے چہرے پر خوشی تمتمانے

www.novelsclubb.com

لگی۔

نینا کی سب سے اچھی دوست ،نینا کا ہمیشہ ہر مشکل میں ساتھ دینے والی خاتون اور ہمیشہ نینا کا بھلا چاہنے والی خاتون ،نینا کی والدہ کی کال تھی۔

"اسلام و علیکم !امی۔"

نینا نے بہت خوشی سے اپنی امی کو کہا۔

" وعلیکم اسلام !نینا کیا حال ہے تمہارا؟"

بہت ہی نرم لہجے میں حلیمہ صاحبہ نے نینا سے پوچھا۔

"امی میں بالکل ٹھیک ہوں الحمداللہ۔آپ اور بابا کیسے ہیں؟ علی اور اریحہ کیسے ہیں؟"

www.novelsclubb.com

نینا بہت تیز بول رہی تھی،نینا کی عادت تھی کہ جب وہ بہت خوش ہو تو بہت تیز بولتی

تھی۔

" ہاں ! ہاں ! ہم سب بالکل خیریت سے ہیں۔ تم نے اقوام متحدہ میں تقریر بہت اچھی کی ہے۔ میں نے کچھ دیر پہلے ہی انسٹا گرام پر تمہاری تقریر سنی۔ "

" بہت شکریہ امی۔ "

" نینا ! مجھے بہت خوشی ہے کہ تم فلسطین اور کشمیر میں ہونے والے ظلم کے خلاف بہت بہادری سے آواز اٹھاتی ہو لیکن بیٹی ! اپنا بہت خیال رکھو۔ مجھے اور تمہارے بابا کو ہر وقت تمہاری فکر رہتی ہے۔ "

حلیمہ صاحبہ کے بولنے کے انداز میں اس بار پریشانی تھی۔

" امی آپ میری فکر مت کیا کریں۔ مجھے اپنا خیال رکھنا آتا ہے۔ آپ بس اللہ سے میرے لیے دعا کیا کریں کہ میں اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاؤں۔ "

" نینا ! میری دعائیں ہمیشہ تمہارے ساتھ ہیں۔ "

" امی مغرب کی نماز کا وقت ہونے والا ہے۔ میں آپ سے کچھ دیر بعد بات کروں گی اللہ حافظ۔ "

" اللہ حافظ ! اپنا خیال رکھنا۔"

" آپ بھی امی اپنا بہت خیال رکھیے گا۔"

نینا نے حلیمہ صاحبہ سے کہا اور پھر فون بند کر دیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

براق، ایلدار اور احمت تعور ریستوراں میں دمیر صاحب کا انتظار کرتے ہوئے اب تھک چکے

تھے۔

" آخر دمیر صاحب کیوں نہیں آئے ابھی تک۔"

ایلدار بہت غصے میں سے

بولا۔

www.novelsclubb.com

" ایلدار خاموش ہو جاؤ دمیر صاحب آ گئے ہیں۔"

براق ایلدار سے یہ کہنے کہ بعد ایک دم کھڑا ہو گیا اور ان کی ٹیبل کے قریب آتے ہوئے شخص کو سنجیدگی سے دیکھنے لگا۔

ایلدار اور احمت نے بھی جیسے ہی دمیر صاحب کو اپنی ٹیبل کے قریب آتا دیکھا تو وہ
تب ہی کھڑے
ہو گئے۔

سیاہ پینٹ کوٹ میں ملبوس، سیاہ گلاسز پہنے ہوئے، دمیر صاحب نہایت سنجیدگی
سے براق، ایلدار اور احمت کی ٹیبل کے پاس آکر کھڑے ہو گئے۔ وہ ایک ادھیڑ عمر
شخص تھے۔

" مرحبا ! آیئے دمیر صاحب بیٹھیے۔"
براق نے دمیر صاحب سے سنجیدگی سے
کہا۔

www.novelsclubb.com
دمیر صاحب بغیر کچھ کہے خوبصورت سفید اور سیاہ کرسی پر بیٹھ گئے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

شام کا وقت تھا۔ مغرب کی اذان ہو چکی
تھی۔

نینا رینوک ہوٹل کے خوبصورت کمرے میں نیلے کارپٹ سے بھرے ہوئے فرش پر جائے نماز بچھائے نماز پڑھ رہی تھی۔ نماز میں سلام پھیرنے کے بعد نینا نے اپنے خوبصورت سفید ہاتھ اللہ کی بارگاہ میں دعا کے لیے اٹھائے۔

"میرے اللہ! تو رحمٰن ہے۔ تو رحیم ہے۔ تو رحیم و کریم ہے۔ تیری نعمتوں، رحمتوں اور برکتوں کا بہت بہت شکریہ۔ اللہ تعالیٰ میرے دل کا حال صرف تو ہی جانتا ہے۔ اللہ! جب لوگ مجھے بار بار خوف دلاتے ہیں اس بات کا کہ اگر میں باطل کے خلاف حق کی آواز اٹھاؤں گی تو مجھے قتل کر دیا جائے گا۔ میں تب صرف یہی سوچتی ہوں کہ جب زندگی اور موت تیرے ہاتھ میں ہے تو میں کیوں تیرے علاوہ کسی اور سے ڈروں۔"

" اللہ! میرے تمام گناہوں کو معاف فرما دے۔ میری تمام غلطیوں کو معاف فرما دے۔"

www.novelsclubb.com

" مجھے ان لوگوں کی راہ پر چلا جن پر تیرا انعام ہوا۔ مجھے ان لوگوں کی راہ سے ہمیشہ محفوظ رکھ جن پر تیرا غصہ ہوا اور جو گمراہ ہوئے۔"

نینا کی آنکھوں میں اللہ سے دعا کرتے ہوئے آنسو ٹپک رہے تھے۔

"اللہ مجھے ہمیشہ ثابت قدم رکھنا۔ اللہ مجھے تمام گناہوں سے بچا اور جو میرے حق میں بہتر ہے وہ میرے حق میں فرما دے۔ آمین۔"

اللہ سے دعا مانگنے کے بعد نینا کے چہرے پر ایک سکون اور خوشی جھلکنے لگی، ایسا سکون اور ایسی خوشی نینا کو صرف نماز پڑھنے، قرآن پڑھنے، قرآن سمجھنے اور قرآن میں اللہ کے بتائے گئے احکامات پر عمل کرنے سے ملتا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"صرف دندار بے کے کہنے پر میں نے تم تینوں کو اپنی ٹیم میں شامل کیا۔ دندار بے نے کہا تھا کہ تم تینوں بہت قابل فوجی ہو۔ آج میں یہ بتانا چاہوں گا کہ دندار بے بالکل ٹھیک تھے۔"

دمیر صاحب کا بولنے کا انداز بہت خوشحال

www.novelsclubb.com

تھا۔

براق، ایلدار اور احمت کے چہروں پر یہ سب سننے کے بعد خوشی کی لہر دوڑی تھی۔

" بہت شکریہ دمیر صاحب۔"

براق یامان نے چہرے پر ایک مسکراہٹ کے ساتھ دمیر صاحب سے کہا۔

" تم تینوں کے لیے میرے پاس ایک بہت اہم خبر ہے۔"

دمیر صاحب نے کچھ سنجیدہ ہو کر

کہا۔

" وہ کیا؟ "احمت نے

پوچھا۔

" وہ شخص جس نے سٹیز نشانتاشا شاپنگ مال میں ٹائم بم لگوایا، وہ شخص جو کہ ہمارا اور ترکی کا سب سے بڑا دشمن ہے، اس شخص کا نام معلوم ہو گیا ہے۔"

" آخر کون ہے وہ ظالم انسان؟"

ایلدار نے سنجیدگی سے دمیر صاحب سے

پوچھا۔

" اس ظالم انسان کا نام ہے مرات۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

اندھیری رات، چاروں اطرف میں گھنے

درخت۔

"میں کہاں ہوں؟"

جامنی رنگ کا فراک اور سیاہ سکارف پہنے ہوئے نینا احسن اس انجانی جگہ کو دیکھ کر بہت گھبرا گئی تھی۔ یہ ایک بہت گھنا جنگل تھا۔ اچانک نینا کے کانوں میں کسی نے سرگوشی کی۔

" نینا۔"

نینا بہت ڈر گی کیونکہ اس گھنے جنگل میں نینا کے علاوہ اور کوئی نظر نہیں آ رہا تھا۔

اس گھنے درختوں سے بھری ہوئی جگہ میں صرف چاند کی روشنی تھی۔ جس وجہ سے نینا کو دکھائی دے رہا تھا۔ منظر صاف نہیں تھا مگر نظر آ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

اچانک فضائیں تیز ہو گئیں اور نینا کو کچھ لوگوں کے چیخنے کی آوازیں آنے لگی۔

" آخر کون ہے یہاں؟"

نینا نے چیخ

کر کہا۔

اس پورے جنگل میں نینا کے چیخ کر بولنے کی آواز گونجنے لگی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

قسط نمبر2

باب اول

www.novelsclubb.com

یہ جنگل کس کا ہے میرا خیال ہے میں جانتا ہوں

اگرچہ اس کا گھر گاؤں میں ہے

وہ مجھے یہاں رکتا ہوا نہیں دیکھے گا

نہ ہی اپنا برف سے بھرا ہوا جنگل دیکھنے آئے گا

یہ میرے چھوٹے سے گھوڑے کو بڑا عجیب لگتا ہے
جنگل کے پاس فارم ہاؤس کے بغیر رکنا
جنگل اور منجمد جھیل کے درمیان
سال کی تاریک ترین شام کو
وہ اپنے ساز کی گھنٹیوں کو زور سے ہلاتا ہے
یہ پوچھنے کے لیے کہ آیا یہاں رکنا ہماری غلطی تو نہیں
اور آنے والی مزید آوازیں تو بس
ہلکی ہوا کے چلنے اور برف کے نرم گالوں کی ہیں

جنگل دلکش، تاریک اور گھنا ہے
www.novelsclubb.com
لیکن مجھے وعدے نبھانے ہیں
اور سونے سے پہلے مجھے میلوں دور جانا ہے
اور سونے سے پہلے مجھے میلوں دور جانا ہے۔

(روبرٹ فروسٹ کی نظم)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آسمان سے برف گرنے لگی تھی۔ نینا ٹھنڈ سے کانپنے لگی۔
وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اس گھنے جنگل میں آگے بڑھنے لگی۔
اچانک اسے کچھ آوازیں آنا شروع ہوئیں۔ بھیڑیوں کی چیخوں کی آوازیں۔
وہ بہت گھبرا گئی۔
اس کے سامنے گھنے درختوں کے درمیان سے بھیڑیوں کا ایک گروہ چلتا ہوا رک گیا۔ تمام بھیڑیوں کی نظریں نینا پر تھیں۔
نینا وہاں سے بھاگنے کے بجائے ادھر ادھر دیکھنے لگی کہ شاید اسے وہاں کچھ مدد کے لیے مل جائے۔
اس نے اپنی دائیں طرف ایک درخت کی ٹوٹی ہوئی لکڑی کو اس گھنے جنگل کی گھاس پر پڑا ہوا دیکھا۔ وہ اس لکڑی کی طرف بھاگی۔

www.novelsclubb.com

اس نے جیسے ہی اس لکڑی کو پکڑا تبھی وہ تمام بھیڑیے اس کے اوپر ایک ایک کر کے چھلانگ لگانا شروع ہوگئے۔ نینا گھاس پر گر گئی۔

وہ بھیڑیے اپنے پنجے نینا کے چہرے،پاؤں اور ہاتھوں پر مارنے لگے۔

نینا کی چیخیں پورے جنگل میں گونج رہی تھیں۔

اس نے تبھی اپنے پاس موجود لکڑی ایک بھیڑیے کی آنکھ میں مار دی اور وہ بھیڑیا ایک دم پیچھے ہٹ گیا۔

اس ایک بھیڑیے کو دیکھ کر باقی تمام بھیڑیے بھی ڈر کر بھاگ گئے۔ نینا گھاس پر زخمی حالت میں گری ہوئی تھی۔ اس کے ہاتھ، پاؤں اور چہرے پر بھیڑیوں کے نوکیلے ناخن لگنے کی وجہ سے خون بہہ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

اس نے کھڑے ہونے کی کوشش کی مگر وہ کھڑی نہیں ہو پائی۔

اس نے اپنی بائیں طرف گھنے درخت کی ٹہنی کا سہارا لیا اور کھڑی ہو گئی۔ اس نے اس درخت کے پیچھے دیکھا تو وہ بہت گھبرا گئی۔

مشکلات جیسے اس کے انتظار میں تھیں۔ اس درخت سے پیچھے ایک گہری کھائی تھی۔ دور دور تک پہاڑ تھے۔ ایسا نظارہ دیکھ کر نینا کو چکر آنے لگے اور اس کا پاؤں ڈگمگا کر کھائی کی طرف کو پھسل گیا۔ اس نے تبھی اس درخت کی ٹہنی کو تھام لیا اور وہ کھائی میں گرنے سے بچ گئی۔ اب وہ بہت پریشان تھی۔ وہ بغیر کچھ سوچے سمجھے بھاگنے لگی۔

آسمان سے شدید برف کا طوفان آنے لگا۔ شدید ٹھنڈک کی وجہ سے نینا کا سانس لینا دشوار ہو رہا تھا۔ زمین ایک برف کا قالین بن چکی تھی۔ تبھی نینا کو برف میں کچھ دکھائی دیا۔ برف کے طوفان کی وجہ سے اسے کچھ ٹھیک سے دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ وہ غور سے برف میں موجود اس چیز کو دیکھنے کی کوشش کر رہی تھی۔

"یہ ! یہ تو کوئی پرندہ ہے۔"

نینا کی آواز میں گھٹن تھی۔

وہ اس پرندے کو بہت غور سے دیکھ رہی تھی۔

"کیا یہ چکور ہے؟"

وہ پرندہ برف کی قید میں پھنسا ہوا تھا۔

تبھی الارم کلاک کی گھنٹی بجنے کی آواز آنے لگی اور نینا نے اپنی آنکھیں کھولیں۔

اپنے آپ کو رینوک ہوٹل کے کمرے کے بیڈ پر پاکر نینا یہ سمجھ گئی کہ وہ سب مناظر ایک خواب تھے۔ ایک عجیب خواب۔ وہ الارم کلاک کو اپنے ہاتھ میں پکڑ کر وقت دیکھنے لگی۔

وہ اسی وقت اپنے بیڈ سے اٹھ گئی۔ فجر کی نماز کا وقت تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"سنا ہے کہ مرات بہت خطرناک ہے۔"

www.novelsclubb.com

دمیر صاحب بہت سنجیدگی سے براق، احمت اور ایلدار کو بتا رہے تھے۔

(بہت دلکش، خوبصورت اور ایک محل جیسا گھر۔ دیواروں پر ہر طرف خوبصورت تصویریں۔ سیڑھیاں سرخ کارپٹ سے ڈھکی تھیں۔

سیڑھیوں سے اوپر جاتے ہی دائیں طرف ایک انتہائی وسیع اور خوبصورت بیڈ روم۔ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے ایک دراز قد آدمی شیشے کے سامنے کھڑا تھا۔ اس نے اپنے سر پر ایک بھوری ہیٹ پہن رکھی تھی۔ سیاہ جیکٹ، سیاہ جینز اور سیاہ جوتے پہنے ہوئے اس شخص نے ایک سیاہ کپڑے کا ٹکڑا اپنے ہاتھ میں تھاما۔)

"مرات کی کوئی تصویر نہیں ہے کیا۔"

احمت کو امید تھی کہ مرات کی کوئی تصویر تو ضرور ہوگی مگر اس کی امید تب ٹوٹی جب دمیر صاحب نے کہا

"نہیں ! اس ظالم کی کوئی تصویر نہیں ہے۔"

"لیکن کیوں؟ "براق کے انداز میں غصہ تھا۔

www.novelsclubb.com

(اس سیاہ کپڑے کا ٹکڑا اس نے اپنے چہرے پر اس طریقے سے لگایا کہ صرف اس کی دو آنکھوں کے سوا اور کچھ آشکار نہیں ہو رہا تھا۔)

"کیونکہ ! ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ شخص جہاں جاتا ہے۔۔۔"دمیر صاحب وقفے کو رکے۔

وہاں اپنے چہرے پر ایک سیاہ کپڑا لگائے رکھتا ہے جس کی وجہ سے اس کو پہچاننا بہت مشکل ہے۔میرے پاس اس کی ایک یہی تصویر ہے۔"

دمیر صاحب نے اپنے کوٹ کی جیب میں سے ایک تصویر نکال کر براق کو دی۔ براق اس تصویر کو غور سے دیکھنے لگا۔

وہ تصویر کسی ویران عمارت کی لگ رہی تھی۔ ایسی عمارت جس کو دیکھ کر ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہاں صدیوں سے کوئی نہیں گیا۔

"کون یقین کرے گا کہ یہ ویران عمارت کبھی ایک شاپنگ مال ہوا کرتی تھی۔ "

www.novelsclubb.com

دمیر صاحب نے افسوس سے کہا۔

اس تصویر میں اس ویران عمارت کے سامنے ایک شخص چہرے پر سیاہ کپڑا ڈالے اور ایک سیاہ لمبا کوٹ پہنے کھڑا تھا۔

اس شخص نے اپنے ہاتھ میں ایک پستول پکڑ رکھی تھی۔ اس شخص کے سر پر موجود بھوری ہیٹ کو دیکھ کر براق دل ہی دل میں کہنے لگا۔

"پتا نہیں کیوں مگر مجھے ایسا لگتا ہے یہ ہیٹ میں نے پہلے کہیں دیکھی ہے۔"

احمت کو لگا کہ براق نے کچھ کہا ہے۔

"کیا آپ نے کچھ کہا ؟ "احمت کے پوچھنے پر براق نے نفی میں سر ہلایا۔

"یہ تصویر ہمیں کوئی فائدہ نہیں دے سکتی۔"

دمیر صاحب کچھ مایوس تھے۔

"مجرم تک پہنچنے کے لیے میرے لیے یہی ایک تصویر کافی ہے۔"

دمیر صاحب حیرت سے براق یامان کو دیکھنے لگے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

تاریخ تھی 12 جنوری،2022 ۔

گھنے درختوں کے درمیان ایک چھوٹے سے گھر میں سے بہت شور آرہا تھا۔

"مجھے جلدی وہ فائلز ڈھونڈکر دو کہیں وہ یہاں پہنچ نہ جائے۔"

ایک بوڑھا آدمی بہت پریشانی کے عالم میں اپنے سامنے موجود شخص سے کہہ رہا تھا۔

"آپ فکر کیوں کرتے ہیں بابا! آپ کی فائلز مل جائیں گی۔"

تبھی اس شخص نے الماری میں سے کچھ فائلز نکال کر اس بوڑھے آدمی کو پکڑائیں۔

"ابا میں نے کہا تھا نا کہ فائلز مل جائیں گی۔"

www.novelsclubb.com

"شکر ہے اللہ کا کہ یہ فائلز مل گئیں۔ آیاز بیٹے تم جانتے ہو اگر یہ فائلز نہ ملتیں تو۔۔"

اس چھوٹے سے گھر کا دروازہ زور سے کسی نے کھٹکھٹایا۔

"بابا آپ رکیے میں دیکھتا ہوں کون ہے۔"

آیاز نے دروازے کا لاک خوف کے عالم میں آہستہ سے کھولا۔ آیاز نے دروازے سے باہر دیکھا تو وہاں کوئی موجود نہیں تھا۔

"بابا یہاں تو کوئی نہیں ہے۔"

"آیاز ! وہاں سے ہٹ جاؤ۔ "

اس بوڑھے آدمی نے چیخ کر کہا۔

اتنی دیر میں کہ آیاز کچھ سمجھ پاتا۔ دور سے ایک گولی آکر سیدھا آیاز کے سر پر لگی اور آیاز زمین پر گر گیا۔ اس کے سر میں سے بہتا ہوا خون دیکھ کر اس بوڑھے آدمی نے اپنے ہاتھ میں پکڑی فائلز زمین پر گرا دیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

لمبے گھنے سیاہ بالوں کی کنگی کرتے ہوئے نینا احسن سنگھار میز کے سامنے بیٹھی تھی۔ اس کی خوبصورت سیاہ آنکھوں میں کچھ پریشانی تھی۔ وہ ایک خوبصورت سبز رنگ کے لانگ فراک میں ملبوس تھی۔

"آخر اس خواب کا کیا مطلب تھا؟"

یہ سب سوچتے ہوئے اس نے اپنے فون کی سکرین روشن ہوتا دیکھی۔

"اوہ ! انسٹاگرام پر کامنٹس آئے ہوئے ہیں۔
وقت ہی نہیں مل سکا کامنٹس دیکھنے کا۔"

اس نے اپنا انسٹاگرام کھول کر کامنٹ سیکشن کھولا۔

وہ تمام کامنٹس پڑھ رہی تھی۔ایک کے بعد ایک کامنٹ اس کے چہرے پر خوشی لارہا تھا۔ کامنٹ سیکشن کشمیر اور فلسطین کے ٹاپک سے بھر پور تھا۔

سب کامنٹس کشمیر اور فلسطین کی فیور میں تھے۔ وہ موبائل ہاتھ میں تھامے کھڑکی کے پاس آکر کھڑی ہوئی۔

www.novelsclubb.com

وہ موبائل بند کر کے کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی۔ نیویارک آج بہت حسین لگ رہا تھا۔ تیز بارش کو دیکھتے ہوئے نینا کے چہرے پر اطمینان تھا۔

اس دن بھی ایسا ہی موسم تھا۔ اسے اچھے سے یاد تھا۔

وہ اپنی زندگی کا وہ وقت آخر کیسے بھول سکتی تھی، جب اس کی زندگی بدلنا شروع ہوئی۔

کچھ سال پہلے۔

ایک وسیع اور خوبصورت ہال۔ سٹیج پر ایک لڑکی تقریر کر رہی تھی۔ لوگ اس کی تقریر بالکل بھی غور سے نہیں سن رہے تھے کیونکہ ہر کسی کو صرف ایک ہی وقت کا انتظار تھا۔

امتحان کے نتائج کا۔

اسلام آباد بارش کی بوندوں سے بھیگ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

سفید فراک اور ایک پونی میں بندھے ہوئے کندھے تک آتے سیاہ بال، وہ لڑکی ایک سفید کرسی پر بیٹھی اپنے والد صاحب سے باتیں کرنے میں مصروف تھی۔

"بابا! یہ لڑکی کب اپنی تقریر ختم کرے گی؟"

نینا احسن کے انداز میں بیزاری تھی۔

"نینا صبر کرو تھوڑا سا۔"

بابا مجھ سے انتظار نہیں ہو رہا کہ کب۔۔"

تھوڑا ٹھہرنے کے بعد وہ کہنے لگی۔

یہ اعلان کیا جائے گا کہ آٹھویں جماعت میں اول آئی ہیں نینا احسن!"

"نینا خاموش ہو جاؤ۔ شور مت کرو۔"

"اوکے!۔"

نینا نے شانے اچکا کر کہا۔

"ویسے کیا تمہیں یقین ہے کہ تم ہی اول آؤ گی۔"

سیاہ شلوار قمیص اور لال شال کندھوں پر ڈالے ہوئے حلیمہ صاحبہ نے نینا سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"امی ! مجھے پورا یقین ہے کہ میں ہی فرسٹ آئی ہوؤں گی۔"

"تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے؟"

نینا کے دائیں طرف موجود سفید کرسی پر بیٹھی حلیمہ صاحبہ نے نینا سے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"کیونکہ میرے علاوہ اور کوئی فرسٹ آ ہی نہیں سکتا۔"

"ایسے نہیں کہتے نینا۔"

حلیمہ صاحبہ کے چہرے پر ایک دم جیسے غصے کی لہر آگئی۔

"اف !امی میرا مقابلہ کوئی نہیں کرسکتا۔ آپ دیکھ لینا آج بھی میں ہی فرسٹ ہوں گی۔"

حلیمہ صاحبہ نے اس بات کا جواب نہ دیا۔

سٹیج پر موجود لڑکی تقریر ختم کر کے اب جا رہی تھی۔

سبز شلوار قمیض میں ملبوس مس آمنہ سٹیج پر آنے لگی۔ وہ نینا کی سب سے پسندیدہ ٹیچر تھیں۔ نینا کو ان کی باتیں بہت پسند تھیں۔ وہ ان کی ہر بات بہت غور سے سنتی تھی۔

"اسلام و علیکم !امید کرتی ہوں آپ سب خیریت سے ہوں گے۔"

www.novelsclubb.com

" آج ہم سب کا یہاں اکٹھا ہونے کا مقصد یہ ہے کہ جن طلباء نے بہت محنت سے امتحانات میں کامیابی حاصل کی ہے ان کا اعلان کیا جائے اور انہیں ان کی محنت کا صلہ دیا جائے۔"

مس آمنہ کہہ رہی تھیں۔

"امتحانات کا اعلان کرنے سے پہلے میں آپ سب سے کچھ کہنا چاہوں گی۔علامہ اقبال کو کون نہیں جانتا، ان کی شاعری نے مسلمانوں کو خواب غفلت سے جگایا۔ان کے الفاظ قابل تعریف ہیں۔آج میں آپ کے ساتھ ان کے کچھ خوبصورت الفاظ شیئر کرنا چاہوں گی۔"

نینا کو اس وقت صرف امتحان کے نتائج کا انتظار تھا۔ وہ اس وقت بس یہ چاہتی تھی کہ مس آمنہ جلدی اپنی باتیں ختم کریں اور امتحانات کے نتائج کا اعلان کریں۔

"علامہ اقبال فرماتے ہیں کہ

تو جاہل صوفی اور کم عقل ملا کی باتوں میں اس قدر آیا

www.novelsclubb.com

کہ تونے قرآن سے ہدایت لینا ہی چھوڑ دیا۔"

یہ الفاظ سن کر نینا مس آمنہ کی طرف متوجہ ہوئی۔

"تجھے قرآن سے صرف اتنا سروکار رہ گیا

کہ جب تیرے بوڑھے کی روح اٹک گئ

تو، تو لٰیس لے کر بیٹھ گیا۔۔"

نینا کا ذہن ایک دم جیسے کہیں گم سا ہو گیا۔ اس کی توجہ صرف ان الفاظ پر تھی جو مس آمنہ بول رہی تھیں۔

"افسوس !کہ تونے قرآن سے صرف مرنا ہی سیکھا۔"

نینا کے دل پر ایک دم بوجھ سا پڑنے لگا۔

"کاش !جس قرآن سے تو نے مرنا ہی سیکھا

تو اس سے جینا بھی سیکھ لیتا۔"

مس آمنہ اب امتحان کے نتائج کا اعلان شروع کرنے والی تھیں۔

مگر نینا کے چہرے پر ایک عجیب سی ویرانگی چھاگئی تھی۔

اس کے ذہن میں بہت سے سوالوں نے گھر کر لیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کیا میں نے قرآن سے جینا سیکھا ہے؟کیا میں قرآن میں بتائے گئے اللہ کے احکامات پر عمل کرتی ہوں؟نہیں !ایسا کچھ نہیں ہے۔ میں بس بہت زیادہ سوچ رہی ہوں۔"

نینا اپنے آپ کو تسلی دے رہی تھی، لیکن اس کا ذہن کسی جگہ رک سا گیا تھا۔

"ایسا ہی ہے، یہ سچائی ہے، میں تو قرآن پاک کے احکامات کو ٹھیک سے جانتی ہی نہیں۔"

اس کی سیاہ آنکھوں میں ایک دم آنسو بھر آئے۔

"میں اللہ کے احکامات کے بارے میں جتنا جانتی ہوں ، وہ بھی میں نے بس لوگوں سے ہی سنا ہے۔ قرآن کس معاملے میں کیا کہتا ہے یہ مجھے معلوم ہی نہیں۔"

www.novelsclubb.com

"کیا میں صرف نام کی مسلمان ہوں؟"

نینا کا دل غم میں ڈوبا ہوا تھا۔ اس کو لگ رہا تھا کہ وہ کسی سے بہت دور تھی۔

"اللہ تعالیٰ میں تو آپ سے بہت دور ہوں۔میں یہ فاصلہ کیسے ختم کروں؟"

نینا بہت سی سوچوں میں گم تھی۔ تب ہی اس کو لگا کہ کوئی اس کا نام پکار رہا تھا۔

"Nena Ahsan! Please come on the stage to receive your award.
Please give a big hand to her.
She got 1st position in class 8th".

تالیوں کی گونج۔ مس آمنہ نینا کو سٹیج پر بلا رہی تھیں۔

وہ موقع آگیا تھا جس کا نینا کو بہت انتظار تھا۔ مگر اب نینا کو دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا جیسے اس کو اپنی اس کامیابی کی کوئی خوشی ہی نہیں۔

"نینا بیٹی جاؤ، تمھیں سب سٹیج پر بلا رہے ہیں۔"

www.novelsclubb.com

احسن صاحب (نینا کے والد)کی بات سن کر نینا کے چہرے کے تاثرات ایک دم بدلے۔ وہ ایک دم اپنی کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ تالیوں کی گونج میں سب اس کا سٹیج پر انتظار کر رہے تھے۔

وہ سٹیج کی طرف بڑھنے لگی۔

مس آمنہ بار بار مائیک میں نینا کا نام پکار رہی تھیں۔ سٹیج پر پہنچتے ہی مس آمنہ کے ساتھ کھڑی پرنسپل صاحبہ نے نینا کو ایوارڈ ہاتھ میں تھمایا۔ اس نے ایوارڈ پکڑ کر اپنے والدین کی طرف دیکھا۔ احسن صاحب اور حلیمہ صاحبہ کے چہرے پر بہت خوشی تھی۔

" She is a very Hardworking Student. There is no doubt in it that she is the Pride of our School."

www.novelsclubb.com

مس آمنہ مائیک میں نینا کی تعریفیں کر رہی تھیں، لیکن نینا کو اس بات کی کوئی خوشی نہیں تھی۔ اس کے ذہن میں بس علامہ اقبال کے وہ الفاظ گھر کر گئے تھے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

نینا اپنے بیڈ روم میں موجود تھی۔ اپنے کمرے کی کھڑکی میں سے وہ باہر آسمان پر چاند کو دیکھ رہی تھی۔ اس کی سیاہ آنکھوں میں آج کچھ اداسی تھی۔ گلابی فراک کو پہنے ہوئے وہ لڑکی آج بہت پیاری لگ رہی تھی۔ آسمان کو دیکھتے ہوئے اس کے ذہن میں ایک دم ایک سوال آیا۔

"آخر میں اللہ کے احکامات کے بارے میں کیسے جانوں؟"

"میں کیا کروں؟"

تبھی اس کے ذہن میں ایک خیال آیا۔

"اوہ !میں کتنی بیوقوف ہوں۔"

www.novelsclubb.com

اس نے اپنا ہاتھ ماتھے پر مارا اور وہ اپنے کمرے سے باہر بھاگی۔

وہ حلیمہ صاحبہ کے پاس کچن میں گئی۔

حلیمہ صاحبہ برتن دھونے میں مصروف تھیں۔

"امی ! آپ نے سارے سپارے وغیرہ کہاں رکھے ہوئے ہیں؟"

نینا بہت پرجوش تھی۔

"شیلف کے اوپر پڑے ہوئے ہیں۔"

"امی وہ والے نہیں۔"

"پھر کون سے؟"

حلیمہ صاحبہ نے نا سمجھی کے انداز میں پوچھا۔

"امی وہی سارے سپارے وغیرہ جو آپ نے ایک کارٹن میں رکھے ہوئے ہیں۔"

"اچھا وہ !وہ کارٹن تو میں نے سٹور روم کی الماری کے اوپر رکھا ہوا ہے۔"

"اوکے !تھینک یو امی۔"

www.novelsclubb.com

"لیکن تمہیں اس کارٹن میں سے کیا چاہیے؟"

حلیمہ صاحبہ پوچھ ہی رہی تھیں لیکن تب تک نینا وہاں سے جا چکی تھی۔

"اللہ !اس لڑکی کو ہدایت دے۔ ہونہہ۔"

حلیمہ صاحبہ دوبارہ برتن دھونے میں مصروف ہو گئیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ سٹور روم میں موجود تھی۔ ایک کرسی پر کھڑے وہ الماری کے اوپر سے اس کارٹن کو ڈھونڈ رہی تھی۔

اسے امید تھی کے اس کارٹن میں ترجمے کے ساتھ قرآن مجید ضرور ہوگا۔ وہ الماری سے اوپر چیزوں کو ادھر ادھر کر ہی رہی تھی کے اس کے ہاتھ ایک کارٹن لگا۔ اس نے تبھی اس کارٹن کو پکڑ لیا۔

وہ کارٹن بہت بھاری تھا۔ اس کے اوپر بہت سی دھول مٹی جمع تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ اس کارٹن کو اٹھاتے ہوئے کرسی سے نیچے اتری۔ اس نے اس کارٹن کو سامنے پڑے ڈبوں پر رکھا۔

اس کارٹن کو دیکھ کر ایسا لگتا تھا کہ جیسے اس کارٹن کو کسی نے صدیوں سے کھولا ہی نہیں ہے۔

اس نے اس کارٹن کے اوپر پڑی دھول مٹی کو ایک کپڑے سے صاف کیا۔ پھر وہ اس کارٹن کو کھولنے لگی۔

جب وہ کارٹن کھلا تو نینا کے معصوم چہرے پر ایک دم بہت خوشی آئی۔ اسے یقین تھا کہ یہاں وہ جسے ڈھونڈ رہی ہے وہ اسے ضرور ملے گا۔

وہ ایک ایک کر کے ہر کتاب کو دیکھنے لگی۔

ہر کتاب کسی خاص عنوان کے اوپر لکھی گئی تھی جیسے گواہی کے احکام، قسم کے احکام اور انسانوں کے حقوق وغیرہ۔

اسے ایک دم کچھ مایوسی ہوئی۔ اس کو لگا کہ یہاں ترجمے کہ ساتھ اسے قرآن مجید نہیں ملے گا۔

www.novelsclubb.com

پھر چند ہی کتابیں کارٹن میں رہ گئی۔

اس نے ایک کتاب اٹھائی، وہ کتاب تھی وراثت کے احکام کے اوپر۔ اس نے اس کتاب کو ایک طرف رکھا پھر کارٹن کے اندر نظر ڈالی۔ وہاں تین کتابیں موجود تھیں۔ وہ سب سے اوپر پڑی سبز رنگ

کی کتاب کو دیکھنے لگی۔ وہ اس سبز کتاب کے اوپر لکھے گئے سفید رنگ سے لکھے گئے الفاظ پڑھنے لگی۔

"تفسیر القرآن!، جلد نمبر 1 ۔"

وہ حیران تھی۔ اسے بالکل بھی یقین نہیں آرہا تھا کہ اسے قرآن کی تفسیر مل گئی۔ اس نے تبھی قرآن کی تفسیر کو تھامنے کا سوچا لیکن پھر اسے یاد آیا کہ یہ کوئی عام کتاب نہیں ہے۔

اس کتاب کو تھامنے کے لیے انسان کا باوضو ہونا ضروری ہے۔

اس نے اپنے آپ سے یہ عہد کیا کہ وہ آج قرآن پاک کی تفسیر ضرور پڑھے گی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

وہ اپنے بیڈ روم میں موجود تھی۔ وہ ایک سیاہ صوفے پر بیٹھی تھی اور اس کے سامنے ایک سیاہ میز پڑی تھی۔

اس نے اس میز پر قرآن کی تفسیر کو رکھا۔ اس نے اپنے کمرے کے دروازے کو لاک کر رکھا تھا۔ وہ ابھی یہ نہیں چاہتی تھی کہ

اس کے گھر والوں میں سے کسی کو بھی یہ پتا چلے کہ وہ قرآن کی تفسیر پڑھ رہی ہے کیونکہ اسے ڈر تھا کہ کہیں اس کا کوئی مذاق نہ اڑائے کہ اچانک اس میں یہ تبدیلی کیسے آگئ۔

خیر اس نے تمام سوچوں کو اپنے ذہن سے نکالا اور قرآن کی تفسیر کا پہلا صفحہ کھولا۔ اس نے تعوذ پڑھنا شروع کیا۔

"میں پناہ مانگتی ہوں اللہ کی شیطان مردود کے شر سے۔"

اس کمرے میں ہر طرف سکون ہی سکون تھا۔ نینا کو بھی اپنے دل میں آج ایک بہت سکون ملا۔ ایسا سکون اسے پہلے کبھی نصیب نہیں ہوا۔

تعوذ پڑھنے کے بعد اس نے تعوذ کی تفسیر پڑھنا شروع کر دی۔

"اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے جب آپؐ قرآن پڑھنے لگیں تو اللہ تعالیٰ سے شیطان مردود کی پناہ طلب کیجیے۔"

"پناہ کے معنی ہیں محفوظ رکھنا۔پناہ کسی دشمن سے یا پھر کسی نقصان پہنچانے والی چیز سے مانگی جاتی ہے۔"

"شیطان سے پناہ کے معنی ہیں شیطان سے حفاظت۔چونکہ شیطان غیر محسوس طور پرانسان کی فکر پر اثر انداز ہوتا ہے اس لیے اس سے پناہ مانگی جاتی ہے۔"

اس کی پوری توجہ تفسیر پڑھنے پر تھی۔

ایک دم اس کے ذہن میں خیال آیا کہ

" آخر اس کا کیا مطلب ہوا کہ شیطان انسان کی فکر پر غیر محسوس طور پر اثر انداز ہوتا ہے؟ "

وہ اس بارے میں سوچ ہی رہی تھی لیکن پھر اس نے فیصلہ کیا کہ وہ پہلے تفسیر پڑھے گی، پھر جو سوالات اس کے ذہن میں آئیں گے وہ ان کا جواب خود ڈھونڈے گی۔

www.novelsclubb.com

اس نے دوبارہ اپنی توجہ تفسیر پڑھنے پر کی۔

"اللہ کی پناہ کے معنی ہیں اللہ کی طرف سے حفاظت۔"

"کسی دشمن سے یا کسی بھی نقصان پہنچانے والی چیز سے پناہ دینے والی ہستی دشمن کی طاقت سے بہت زیادہ طاقتور ہوتی ہے۔"

"چونکہ شیطان ہم سب انسانوں کا سب سے بڑا دشمن ہے۔اس لیے شیطان سے پناہ مانگی جاتی ہے۔"

"اور اللہ تو وہ ہے جس کے سامنے یہ شیطان اور کسی بھی شے کی کوئی طاقت۔۔ کسی کام کی نہیں۔"

اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ ایک تعوذ جو کہ ہر مسلمان بچپن سے پڑھتا آرہا ہے، اس میں کتنی زیادہ معلومات ہیں۔ پھر اس کے ذہن میں ایک دم ایک اور خیال آیا۔

"اگر قرآن کی ہر بات میں اتنی زیادہ معلومات ہیں تو یہ باتیں ہمیں ہمارے والدین یا ہمارے اساتذہ کرام وغیرہ کیوں نہیں بتاتے؟"

"انہیں شاید ان باتوں کا پتا نہیں ہے۔لیکن کیوں؟"

www.novelsclubb.com

"اف نینا !جسٹ فوکس!"

نینا نے اپنے آپ سے کہتے ہوئے اپنی توجہ تفسیر پڑھنے پر کی۔

اس نے تسمیہ پڑھنا شروع کی۔

"شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔"

اس نے جب تسمیہ کی تفسیر دیکھی تو وہ حیران رہ گئی۔ صرف ایک تسمیہ کی اتنی لمبی تفسیر۔

اس نے تفسیر پڑھنا شروع کی۔

"حضرت عبداللہ بن عباس کی روایت ہے کہ آپ فرماتے ہیں کہ رسول نماز کے ختم ہونے کو نہیں پہچانتے تھے جب تک بسم اللہ الرحمن الرحیم نازل نہ ہوتی۔"

"جس کا مطلب یہ ہوا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم سورتوں کی تعداد کے برابر) ماسوائے سورۃ التوبہ (یعنی 113 بار نازل ہوئی۔"

"بسم اللہ الرحمن الرحیم سورۃالفاتحہ کا ہی نہیں بلکہ ہر سورت کا جز ہے(ماسوائے سورۃالتوبہ)۔"

"سورۃالفاتحہ کی سات آیات ہیں اور یہ سات آیات تبھی مکمل ہوتی ہیں جب بسم اللہ الرحمن الرحیم کو سورۃ الفاتحہ کا جز قرار دیا جائے۔"

وہ کچھ دیر کے لیے خاموش ہو گئی۔

اسے یہ معلوم تھا کہ ہر سورت کی تلاوت کرنے سے پہلے تسمیہ پڑھتے ہیں لیکن اسے یہ معلوم نہیں تھا کہ یہ ہر سورت کا حصہ ہے۔اس نے اگلی آیت پڑھنا شروع کی۔

"ہر طرح کی تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جو سب جہانوں کا پروردگار ہے۔"

اس آیت کی تفسیر سے پہلے سورۃ الفاتحہ کا تعارف لکھا تھا۔

"الفاتحہ کے معنی ہیں دیباچہ۔"

"دیباچہ کے معنی ہوتے ہیں شروعات۔"

نینا یہ پڑھ کرایک دم کہنے لگی۔

"شروعات !کس چیز کی شروعات؟"

www.novelsclubb.com

اس نے تھوڑی دیر سوچا پھر اس نے قرآن کی تفسیر پڑھنا شروع کردی۔

"اس آیت میں لفظ الحمد نکلا ہے حمد سے۔حمد کے دو معنی ہوتے ہیں۔"

"ایک معنی ہوتا ہے اللہ کی تعریف بیان کرنا۔"

"اور دوسرا معنی ہوتا ہے اللہ کا شکر ادا کرنا۔"

"حمد کا تعلق قابل تعریف کارناموں سے ہے۔ اس کی بہت سی مثالیں ہیں جیسے اللہ تعالیٰ نے زمین، شمس و قمر، تمام مخلوقات، یہ دنیا، ستاروں اور ہر شے کو بنایا ہے، ان سب کو دیکھ کر عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ اس پر اللہ کی جتنی بھی تعریف کی جائے وہ کم ہے۔"

"شکر کا تعلق ان خاص انعامات سے ہوتا ہے جو کسی خاص ذات سے متعلق ہوں۔

جیسے اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کو احسن تقویم پر پیدا کیا ہے، کسی کو صحت اور رزق کی فراوانیوں سے مالامال کیا ہے۔ ایسی تمام نعمتوں کے اعتراف کو شکر کہا جاتا ہے۔"

www.novelsclubb.com

"ہر طرح کی نعمتوں کے شکر اور ہر طرح کی تعریف کا مالک صرف اللہ ہے۔"

"اگر مخلوق میں سے کوئی شخص کوئی قبل تعریف کارنامہ سر انجام دے اور اس پر اس کی تعریف کی جائے تو وہ حقیقت میں اللہ ہی کی تعریف ہو گی کیونکہ قابل تعریف کام کرنے کی صلاحیت اور توفیق بھی اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے عطا ہوتی ہے۔"

"گویا ہر طرح کی تعریف کا مستحق اللہ ہی ہے۔"

"اس آیت میں لفظ العالمین عالم سے نکلا ہے۔تمام مخلوقات ایک عالم ہیں۔"

"زمانہ کے لحاظ سے ہر دور کے لوگ ایک عالم ہیں۔دور بدلنے پرعالم بھی بدل جاتے ہیں۔"

"اس طرح عالم کی سینکڑوں اور ہزاروں اقسام بن جاتی ہیں۔"

"ان تمام عالموں کی تربیت اور پرورش کرنے والی اللہ ہی کی بلند و برتر ذات ہے۔"

"ہر طرح کی تعریف کا مالک صرف اللہ ہی ہے کیونکہ وہ تمام جہانوں کا تربیت کرنے والا ہے۔"

وہ اس آیت کی تفسیر مکمل کر چکی تھی۔

اس کا ذہن بہت سے سوالوں سے بھرا تھا۔ اس کی سیاہ آنکھوں میں ندامت تھی۔ اس نے قرآن کی تفسیر کی کتاب اٹھائی اور اسے اپنے کمرے کی الماری کے سب سے اوپر والے خانے میں رکھ دیا۔

وہ اپنے صوفے پر آ کر بیٹھی۔ ندامت اس کے چہرے پر تھی۔

وہ ندامت اس کی زندگی کی ایک بہت بڑی غلطی کی وجہ سے تھی۔

"اگر آج میں نے یہ تفسیر نہ پڑھی ہوتی تو میں کبھی اپنی اس غلطی کو نہ پہچان پاتی۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

"میں نے ایسا کیوں کیا؟"

اس کا ذہن ایک دم ایک فلیش بیک پر گیا۔

ایک مصروف کمرہ جماعت۔ تمام نشستوں پر طلبہ بیٹھی ہوئی تھیں۔

ٹیچر ابھی کمرہ جماعت میں نہیں آئی تھیں۔

"ویسے انعم تمہیں کیا لگتا ہے اس بار کون فرسٹ آئے گا؟"

نینا اپنے سیاہ بالوں کی بنی ہوئی پونی کو ٹھیک کرتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔

"اس میں پوچھنے کی کیا بات ہے، ہر کوئی جانتا ہے کہ تمہاری جگہ اور کوئی نہیں لے سکتا۔"

وہ دونوں لڑکیاں یونیفارم میں ملبوس ایک دوسرے سے گفتگو کر رہی تھیں کہ تبھی

"نینا تمہیں اتنی خوش فہمی کیوں ہے؟"

بھوری آنکھوں والی فرحین نے ایک طنزیہ لہجے میں نینا سے پوچھا۔

فرحین بھی کلاس روم میں موجود باقی طلبہ کی طرح یونیفارم میں ملبوس تھی۔

www.novelsclubb.com

"اوہ! پہلی بات مجھے کوئی خوش فہمی نہیں ہے اور دوسری بات مجھے یہ یقین ہے کہ میری جگہ اور کوئی نہیں لے سکتا۔"

نینا نے تکبر کے عالم میں کہا۔

"آخر تمہیں اتنا غرور کیوں ہے؟"

"یہ غرور نہیں ہے یہ میرا اپنے اوپر یقین ہے۔"

"نینا ! تم جانتی ہو غرور یا تکبر کی ایک نشانی کیا ہوتی ہے؟"

"اف !پلیز اب اپنا لیکچر دینا مت شروع کر دینا۔"

نینا اکتا گئی تھی۔

"جب ایک انسان تکبر جیسی بری صفت میں مبتلا ہوتا ہےتووہ یہ جان نہیں پاتا کہ اسے غرور ہے

وہ الٹا کہتا ہے کہ یہ پراعتمادی ہے۔"

"جسٹ شٹ اپ!"

نینا نے غصے سے چیخ کر کہا۔

www.novelsclubb.com

"اور تم جانتی ہو کہ پراعتمادی کہتے کس کو کہتے ہیں؟ اگر۔۔۔"

"کیا اگر؟ اپنا منہ بند کرو، میں تمہاری باتوں کو برداشت کر رہی ہوں اور تم بولے ہی جارہی ہو۔"

"اگر تم پراعتمادی جیسی اعلیٰ صفت کو جان جاتی تو آج یہ سب نہ کہہ رہی ہوتی۔"

فرحین نے کہا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

نینا ایک دم اپنے ماضی سے باہر آئی۔

"آخر میں یہ کیوں نہیں سمجھ پائی کہ یہ سب صلاحیتیں تو مجھے اللہ نے ہی دی ہیں ورنہ میری کیا اوقات۔۔

مجھے چاہیے تھا کہ میں اللہ کا شکر ادا کروں۔۔۔الٹا میں تکبر میں مبتلا ہو گئی۔"

اسے ایک دم کچھ یاد آیا۔

www.novelsclubb.com

اس نے کچھ اور بھی سورۃ الفاتحہ کی تفسیر میں پڑھا تھا۔

" شیطان کو اپنے تکبر کی وجہ سے ہی جنت سے نکالا گیا تھا۔"

نینا کی بڑی سیاہ آنکھیں ایک دم بھیگ گئیں۔

"تکبر تو شیطان کی صفت ہے۔۔اللہ مجھے۔۔۔"

وہ ایک دم خاموش ہو گئی۔

پھر کچھ دیر سوچنے کے بعد وہ اپنے آپ سے سوال کرنے لگی

"کیا اللہ مجھے معاف کر دے گا؟"

اس کی سیاہ آنکھوں میں سے آنسو آنے لگے، وہ ان آنسو کو روک نہیں پا رہی تھی۔

اور وہ شاید یہ آنسو روکنا بھی نہیں چاہتی تھی۔

کیونکہ یہ آنسو تھے ندامت کے،یہ آنسو تھے توبہ کے۔۔

اور توبہ کے آنسو جتنے بھی ہوں، ہمیشہ کم ہی ہوتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کوئی زور سے دروازہ کھٹکھٹا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

نینا نے ایک دم دروازے کی طرف مڑ کر دیکھا۔

اس نے اپنی الماری میں جلدی سے ایک سکارف ڈھونڈا اور اپنے بال اس سکارف سے ڈھک لیے۔

سبز لانگ فراک اور سفید سکارف میں وہ ہمیشہ کی طرح بہت حسین لگ رہی تھی۔

وہ دروازے کی طرف بھاگی۔

دروازہ کھولتے ہی اس نے دیکھا کے سامنے عریشہ کھڑی تھی جو بہت پریشان لگ رہی تھی۔

"خیریت تو ہے نینا میڈم؟"

گلابی رنگ کی ایک شرٹ کے ساتھ نیلی جینز میں ملبوس عریشہ نے پریشانی کے عالم میں نینا سے پوچھا۔

"ہاں ! بالکل خیریت ہے۔ کیوں کیا ہوا؟"

"میں آپ کو کافی دیر سے کالز کر رہی تھی۔ آپ فون نہیں اٹھا رہی تھیں۔"

www.novelsclubb.com

"اچھا ! تمہیں کوئی کام تھا کیا؟"

نینا نے یہ بتانا ضروری نہیں سمجھا کے وہ فون کیوں نہیں اٹھا رہی تھی۔ عریشہ نینا کے جواب سے تھوڑا حیران ہوئی اور کہنے لگی۔

"کیا آپ اب بھی مجھ سے ناراض ہیں؟"

"نہیں میں کیوں تم سے ناراض ہوں گی۔"

نینا نے مسکرا کر عریشہ کو جواب دیا اور اسے کمرے میں آنے کو کہا۔

وہ کمرے کے اندر داخل ہوئی اور کہنے لگی۔

"اگر آپ کو میری کوئی بھی بات بری لگی ہو تو پلیز مجھے معاف۔۔"

"اوہ! عریشہ تمہیں کیا لگتا ہے کہ میں اپنی اتنی اچھی دوست سے ناراض ہوں گی۔"

یہ سن کر عریشہ کے چہرے پر ایک مسکراہٹ آئی۔

"تم مجھے کالز کیوں کر رہی تھی؟"

نینا کے پوچھنے پر عریشہ نے ایک دم اپنے سر پر زور سے ہاتھ مارا

www.novelsclubb.com

اور کہنے لگی۔

"آپ کی آج کسی سے بہت اہم میٹنگ تھی نا۔۔"

"ہاں مجھے یاد ہے۔ تمہارا بتانے کا شکریہ۔"

"ویسے آپ کی میٹنگ کس سے ہے؟"

یہ سن کر نینا نے عریشہ سے بہت سخت انداز میں کہا۔

"عریشہ اگر تمہیں اور کوئی کام نہیں ہے تو تم یہاں سے جا سکتی ہو۔"

عریشہ کے چہرے کے تاثرات ایک دم بدلے اور وہ وہاں سے جانے لگی۔

عریشہ نے دروازہ بند کیا اور کمرے سے باہر چلی گئی۔

بارش اب تک رک چکی تھی۔ لیکن بارش کی خوشبو ابھی تک بالکل تازہ تھی۔ اسے بارش کی خوشبو بہت پسند تھی۔

وہ کھڑکی کے پاس جا کر کھڑی ہو گئی۔

اس کے موبائل کی سکرین جگمگائی۔ اس نے سیاہ میز پر سے اپنا موبائل اٹھا کر سکرین پر دیکھا تو کسی انجان نمبر سے وٹس ایپ پر میسجز آرہے تھے۔ اس نے وٹس ایپ کھولا اور اس انجان نمبر سے آئے گئے میسجز پڑھنے لگی۔ وہ نمبر پاکستان کا نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

"Selam! It's my number...

"Miray Yaman...

یہ میسجز پڑھنے کے بعد نینا کے چہرے پر ایک دم ایک مسکراہٹ آئی اور وہ بھی میسج ٹائپ کرنے لگی۔

"سلام ! کیسی ہو تم؟"

"میں بالکل ٹھیک ہوں۔ آپ کیسی ہیں؟"

میرآئے کا جواب آنے کے بعد نینا نے جواب میں لکھا

"اللہ کا شکر ہے میں بالکل ٹھیک۔۔۔"

نینا میسج ٹائپ کر ہی رہی تھی تبھی میرآئے کا میسج آیا۔

"کیا ہم مل سکتے ہیں ؟ وہ دراصل۔۔

مجھے تین دن بعد ترکی واپس جانا ہے۔۔"

نینا کو تعجب ہوا۔

"اچھا ! مجھے تو لگا تھا کہ تم ایک یا دو ہفتے کے لیے نیویارک میں ہی رہو گی۔۔۔"

"دراصل۔۔۔ مجھے ایک بہت اہم کام ہے۔۔ آپ دعا کریں کہ بس وہ کام ہو جائے۔۔"

"انشا اللہ اگر تمہاری نیت صاف ہے تو پھر اللہ تمہیں ضرور کامیاب کرے گا۔۔"

"انشا اللہ۔"

"ویسے تم مجھ سے ملنا کیوں چاہتی ہو؟"

"دراصل۔۔"

"مجھے آپ کو ایک تحفہ دینا ہے۔"

نینا کچھ سمجھ نہ پائی۔

"تحفہ؟ لیکن کیوں؟"

www.novelsclubb.com

"یہ میں آپ کو ابھی نہیں بتاؤں گی۔۔

"بس آپ مجھے یہ بتا دیں کہ کیا ہم آج مل سکتے ہیں؟"

میر آئے کے میسجز پڑھنے کے بعد نینا میسج ٹائپ کرنے لگی۔

"آج میں تھوڑا مصروف ہوں۔ہم کل مل سکتے ہیں۔"

"تو پھر کل کافی ڈن؟"

میرآئے کا میسج پڑھنے کے بعد نینا مسکرانے لگی۔

"ہاں ڈن۔"

نینا نے مسکراتے ہوئے میسج ٹائپ کیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ ایک سفید کرسی پر بیٹھی تھی۔

اسے کسی کا بہت انتظار تھا۔

اچانک اس کی نیلی آنکھیں چمک اٹھیں۔ نینا کو آتا دیکھ کر میرآئے کے چہرے پر ایک دم مسکراہٹ آئی۔

نینا ایک خوبصورت ڈارک گرین لانگ فراک میں ملبوس تھی۔

www.novelsclubb.com

اس کا چہرہ ایک سیاہ سکارف میں ملبوس تھا۔ ہمیشہ کی طرح بہت حسین لگ رہا تھا۔ اس نے اپنی سیاہ آنکھوں سے جب سرخ کوٹ اور سنہرے رنگ کے سکارف میں ملبوس میرآئے کو دیکھا تو اس کا

چہرہ ایک دم کھل اٹھا۔ وہ میرآئے کی ٹیبل تک پہنچی۔ میرآئے اس کو ویلکم کرنے کے لیے کھڑی ہوگئ۔

"Hoşgeldiniz (ویلکم)۔"

میرآئے نے ایک خوشگوار لہجے میں نینا سے کہا۔

"Teşekkür ederim(شکریہ)۔".

نینا کے جواب پر میرآئے ایک دم حیران ہوئی۔

"واہ آپ کو ترکچے (ترک زبان)تو بہت اچھے سے آتی ہے۔۔۔"

"شکریہ۔"

میرآئے ویٹر کو بلانے لگی۔ آج سورج پوری آب و تاب سے چمک رہا تھا۔ نینا کو ایسا موسم بالکل پسند نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

"جی میم !آپ کیا آرڈر کرنا چاہیں گی؟"

ویٹر کے پوچھنے پر میرآئے نے نینا سے پوچھا تو ان دونوں کا اتفاق کافی پر ہوا۔

"ایسا کریں ہم دونوں کے لیے کافی لے آئیں۔"

"فلیور؟"

"French vanilla..."

نینا کا جواب سنتے ہی میرآئے ایک دم مسکرائی۔

"میم آپ کونسا فلیور۔۔۔"

"Cappuccino..."

"اوکے میم ! تھینکس۔۔۔"

ویٹر آرڈر لینے کے بعد جانے لگا۔ ویٹر کے جاتے ہی نینا میرآئے سے پوچھنے لگی

"تم مسکرا کیوں رہی تھی؟"

"وہ دراصل مجھے کسی کی یاد آگئ تھی۔"

www.novelsclubb.com

"کس کی یاد؟"

میرآئے کے چہرے پر ایک دم اداسی چھا گئی۔

"آبے) ترک زبان میں بڑے بھائ کو آبے کہتے ہیں (کی۔"

"کیوں؟"

"انہیں بھی کافی کا یہ فلیور بہت پسند ہے۔مجھے ان سے ملے ہوئے بہت عرصہ ہوگیا ہے۔"

"کیوں؟ وہ کہاں رہتے ہیں؟"

"وہ ایک افسر ہیں، وہ ہر وقت بہت مصروف رہتے ہیں، وہ اگر گھر آئیں گے بھی تو کچھ ہی دیر بعد چلے جائیں گے۔"

"اوہ !اب ایک افسر ہونا کوئی آسان کام تو نہیں۔"

"ہاں ! یہ بات تو ٹھیک ہے لیکن۔"

"لیکن کیا؟"

"مجھے لگتا ہے انہوں نے بس کام کو ہی اپنی زندگی بنا لیا ہے۔میں مانتی ہوں ایک افسر کی بہت سی ذمہ داریاں ہوتی ہیں۔مگر اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں ہے کہ انسان اپنی فیملی کو وقت نہ دے۔"

"یہ بات تم نے بالکل درست کہی۔ ہر انسان کو ہر چیز میں ایک لمٹ (حد) رکھنی چاہیے۔"

"تم جانتی ہو مجھے اور آنے کو اب ایسا لگتا ہے کہ براق آ بے گھر ہوتے ہوئے بھی ہم سے کہیں بہت دور ہیں۔"

"تم انہیں سمجھانے کی کوشش کر کے دیکھو۔"

"میں نے بہت بار کوشش کی ہے لیکن کوئی فائدہ نہیں۔"

"خیر میں بھی کیا باتیں لے کر بیٹھ گئی۔ میں نے آپ کو یہاں جس کام کے لیے بلایا تھا میں وہ تو بھول ہی گئی۔"

"کوئی بات نہیں۔"

میر آئے اپنے ہینڈ بیگ میں کچھ تلاش کرنے لگی۔

پتا نہیں کیوں مگر نینا کو میر آئے پر افسوس ہو رہا تھا۔

" خاندان میں اگر کوئی ایک شخص بھی موجود نہ ہو تو وہ خاندان ادھورا ہوتا ہے۔ انسان کا ذہنی طور پر حاضر ہونا بہت ضروری ہوتا ہے۔ جو انسان ذہنی طور پر کہیں حاضر نہ ہو تو اس کی موجودگی کسی کام کی نہیں۔"

نینا نے سوچا۔

www.novelsclubb.com

"یہ رہا آپ کا تحفہ۔"

میرآئے نے وہ تحفہ نینا کی طرف بڑھایا۔

نینا کی آنکھیں ایک دم چمک اٹھیں۔

نینا کو وہ چیز تحفے میں ملی جو اس کو سب سے زیادہ پسند تھی۔ وہ چیز جو آپ کو ہمیشہ فائدہ دیتی ہے۔ ایک کتاب۔

اس کتاب کے نیلے رنگ کے کور پر سفید رنگ میں تحریر تھا

"Bravery: A Blessing..."

"مجھے سمجھ نہیں آ رہی میں تمارا شکریہ ادا کیسے کروں۔"

"ایک طریقہ ہے۔"

میرآئے کے یہ کہنے پر نینا ایک دم بولی۔

www.novelsclubb.com

"اچھا !اور وہ کیا؟"

"جب آپ ترکی آئیں گی تو۔"

"تو؟"

"تو یہ کہ۔۔۔ آپ کو ترکی (ترکیہ /ترکیے)کی ہر جگہ کا وزٹ میں کرواؤں گی۔"

"اچھا تو یہ طریقہ ہے۔ ٹھیک ہے پھر ترکی کی ہر جگہ کا وزٹ تم ہی مجھے کرواؤ گی۔"

"ویسے آپ نے ترکیہ آنا کب ہے؟"

"مارچ میں۔"

"کونسی تاریخ؟"

"وہ ابھی کنفرم نہیں ہے۔۔۔ جب کنفرم ہو جائے گا تو میں تمہیں آگاہ کر دوں گی۔"

"ٹھیک ہے۔"

نینا کی کافی ختم ہو چکی تھی۔ مگر میر آئے ابھی تک کافی پی رہی تھی۔

"میر آئے!۔"

"ہاں؟"

"تم نے مجھے کتاب ہی تحفے میں کیوں دی؟"

www.novelsclubb.com

"کیونکہ۔۔۔مجھے آپ کی شخصیت دیکھ کر اندازہ ہو گیا تھا کہ آپ کو کتابیں تو بہت پسند ہوں گی۔"

"کمال ہے !تمہیں تو لوگوں کی شخصیت پہچاننے کا بھی فن آتا ہے۔"

میرآئے مسکرا دی۔

"آپ پاکستان واپس کب جارہی ہیں؟"

"تین دن بعد۔"

میرآئے حیران ہو کر پوچھنے لگی۔

"آپ ! آپ نے بتایا ہی نہیں۔"

"تم نے پوچھا ہی نہیں۔"

میرآئے ایک دم خاموش ہوگئی۔ شاید وہ نینا سے خفا ہو گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

کچھ دیر ان کے درمیان کوئی بات نہ ہوئی۔

"میرآئے!تم میری ایک بات یاد رکھنا۔جتنا سوال ہو اتنا ہی جواب ہو۔غیر ضروری معلومات انسان کو ہمیشہ نقصان ہی دیتی ہیں۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆.

New York John F. Kennedy International Airport (JFK).

میرآئے ائیر پورٹ پر موجود تھی۔ اس کی نیلی آنکھوں میں بہت خوشی تھی، کیونکہ وہ آج اپنے وطن واپس جا رہی تھی۔ نیو یارک کا یہ سفر وہ کبھی نہیں بھولے گی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

نینا ائیر پورٹ پر موجود تھی۔ وہ آج بہت خوش تھی، ظاہر سی بات ہے ہر شخص کو اپنے ملک واپس لوٹنے کی خوشی تو ہوتی ہی ہے۔

نیو یارک کا یہ سفر اسے کبھی نہیں بھولے گا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

لاہور، پاکستان۔

سگریٹ کا دھواں ہر سو پھیلا تھا۔

وہ سیاہ شلوار قمیص میں ملبوس تھا۔ کھڑکی سے آتی ہوئی چمکتی دھوپ اس کے چہرے پر سیدھا آ کر گر رہی تھی۔

اس نے اپنے سیاہ بال جیل کی مدد سے ماتھے سے پیچھے کو سیٹ کیے ہوئے تھے۔ اس کی مونچھیں بھی سیاہ تھیں۔ وہ ایک بھورے صوفے پر بیٹھا ہوا تھا اور اس نے اپنے پاؤں اپنے سامنے موجود ایک سیاہ شیشے کی میز پر رکھے ہوئے تھے۔

وہ جیسے جیسے ایل ای ڈی پر پاکستان کے وزیراعظم کی تقریر سنتا جا رہا تھا ویسے ویسے اس کی سیاہ آنکھوں میں طیش بڑھتا گیا۔ ڈرائنگ روم میں تقریر کی آواز گونج رہی تھی۔

"پاکستان کے ہر حصے کی حفاظت کرنا میرا فرض ہے۔ہر حصے کا مطلب آپ اچھے سے سمجھ لیں۔

کشمیر!

www.novelsclubb.com

کشمیر بھی پاکستان کا ہی حصہ ہے۔"
"جو شخص میرے ملک کا دشمن ہے یا پھر وہ میرے ملک کے دشمنوں کے ساتھ دوستی یا ہمدردی رکھتا ہےتو وہ یہ جان لے کہ اس کا انجام پوری دنیا دیکھے گی اور کچھ لوگوں کو یہ غلط فہمی ہے کہ مجھے ان کی حقیقت نہیں معلوم۔آپ اپنی یہ غلط فہمی دور کر لیں۔"

میکائیل ملک نے کنٹرول پکڑا اور ایل ای ڈی بند کر دی۔ اس کی آنکھوں میں شدید غصہ تھا۔

"میکائیل صاحب ! آپ کی چائے۔"

عنایہ بی بی غلط وقت پر آگئ تھیں۔

www.novelsclubb.com

ان کا حلیہ بہت رف تھا۔ انہوں نے اپنے سر پر ایک سیاہ دوپٹہ لیا ہوا تھا۔

وہ میکائیل کے لیے چائے لیے کھڑی تھیں۔ وہ ایک بوڑھی خاتون تھیں۔ ان کا چہرہ جھڑیوں سے بھرا ہوا تھا۔

میکائیل ملک نے اپنی آنکھوں سے عنایہ بی بی کو اشارہ کیا کہ وہ چائے کا کپ میز پر رکھ دیں۔

اس میز پر جس پر وہ تکبر کے عالم میں اپنے پاؤں رکھے ہوئے تھا۔ عنایہ بی بی وہ چائے کا کپ میز پر رکھنے کے لیے جھکی ہی تھیں کہ میکائیل ملک نے اپنا ہاتھ اپنی پوری طاقت کے ساتھ چائے کے کپ پر مارا۔ چائے کا کپ زمین پر گر کر ٹوٹ گیا۔ عنایہ بی بی کی محنت سے بنائی گئی چائے اب زمین پر گر چکی تھی۔

وہ بالکل سہم گئی تھیں۔ وہ اس بات کی توقع نہیں کررہی تھیں۔ وہ صوفے پر سے اٹھا اور اپنی طیش سے بھری نظریں عنایہ بی بی پر ڈالی۔

www.novelsclubb.com

"جاہل عورت !میں تمہیں تنخواہ اس بات کی دیتا ہوں کیا۔"

"میں نے تمہیں کب کا چائے لانے کا کہا ہوا ہے۔"

"صاحب جی وہ۔۔۔آپ نے جب کہا میں چائے لے آئی۔"

"مطلب میں جھوٹ بول رہا ہوں؟"

عنایہ بی بی سے بالکل بولا نہیں جا رہا تھا۔

اتنی بےعزتی آخر میرا قصور کیا ہے، عنایہ بی بی صرف یہ الفاظ سوچ سکتی تھیں۔لیکن ان الفاظ کو وہ زبان پر کبھی نہیں لا سکتی تھیں۔

"میری ایک بات کان کھول کر سن لو۔اگر تم نے یہاں کام کرنا ہے تو میرے اصولوں کی پیروی کرنی ہوگی ورنہ اپنا بوریا بستر اٹھاؤ اور یہاں سے دفعہ ہو جاؤ۔تمہارے ان حرکتوں کے باوجود تم یہاں اب تک جو کام کر رہی ہو اس کی وجہ صرف میرے مرحوم والد صاحب ہیں ورنہ تم جیسے نوکروں کی یہاں کوئی جگہ نہیں۔"

اس بوڑھی عورت کا چہرہ بالکل سرخ ہو گیا تھا۔ میکائیل ابھی تک اس پر چیخ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اب کھڑی کھڑی میرا منہ کیا دیکھ رہی ہو۔"

"Get lost! "

میکائیل کے اس طرح چیخنے پر عنایہ بی بی ڈرائنگ روم سے باہر کو نکلیں اور باورچی خانے میں جا کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

میکائیل کا غصہ اب کچھ ٹھنڈا ہو چکا تھا۔ وہ اسی بھورے صوفے پر بیٹھا تھا جب اس کے آئی فون کی سکرین جگمگائی۔

اس نے فون اٹھا لیا۔ اس کے چہرے پر ایک دم مسکراہٹ آگئی۔ دوسری جانب سے کسی کے کچھ کہنے کے بعد وہ جواب میں کہنے لگا۔

"میں یہ بیان دے دوں گا۔ لیکن۔۔"

میکائیل نے ابھی اپنی بات مکمل نہیں کی تھی کہ تب ہی دوسری جانب سے کوئی کہنے لگا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں ! تمہیں جو بھی چاہیے وہ تمہیں مل جائے گا بس یہ کام آج ہی ہو جانا چاہیے۔"

"ہاں ! تم اس کی فکر مت کرو۔

ویسے تم کبھی یہ مت سمجھنا کہ تم مجھ پر کوئی احسان کر رہے ہو۔"
میکائیل کی بات سننے کے بعد دوسری جانب سے کسی نے پوچھا۔
"اچھا !اور وہ کیوں؟"
"کیونکہ یہ ایک بزنس ہےاور اس بزنس میں ہم دونوں کا بہت منافع ہے۔"
اس کی یہ بات سن کر دوسری طرف سے کوئی مسکرایا۔ میکائیل نے فون بند کر دیا اور عادت کے مطابق سگریٹ اپنی جیب سے نکال کر پینے لگا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

عنایہ بی بی باورچی خانے میں موجود تھیں۔ چولہے پر دوپہر کا کھانا پک رہا تھا۔ وہ چولہے کے پاس کھڑی تھیں۔ تبھی ارم باورچی خانے میں داخل ہوئی۔ عنایہ بی بی کے چہرے پر پریشانی کو دیکھ کر وہ کہنے لگی۔
"کیا ہوا عنایہ بی بی؟ آپ ٹھیک تو ہیں؟"

www.novelsclubb.com

عنایہ بی بی نے جواب نہیں دیا۔

ارم بھی وہاں ایک ملازم کی حیثیت سے کام کرتی تھی۔ وہ ایک نوجوان لڑکی تھی جو اپنی کچھ مجبوریوں کی وجہ سے میکائیل کے ہاں کام کرتی تھی۔

عنایہ بی بی کو پریشانی کی حالت میں دیکھ کر اسے غصہ آنے لگا اور وہ کہنے لگی۔

"عنایہ بی بی ! بتائیں مجھے کیا ہوا ہے آپ کو؟"

ارم کے بہت اصرار کرنے پر عنایہ بی بی نے جواب دیا

"بیٹی کیا ہوگا مجھےہمیشہ سے ہم غریبوں کے ساتھ یہی تو ہوتا آ رہا ہے۔دن رات محنت کرنے کے باوجود بھی ہمیں ان مغرور لوگوں کے ہاتھوں ذلیل ہی ہونا پڑتا ہے۔"

www.novelsclubb.com

ارم یہ سب سننے کے بعد کہنے لگی۔

"میکائیل صاحب اتنا غصہ کیوں کرتے ہیں؟"

ارم کے اس سوال پر عنایہ بی بی فوراً بولنا شروع ہو گئیں۔

"بیٹی ! تمہیں ابھی کچھ نہیں معلوم۔ تمہیں ابھی یہاں آئے ہوئے دن ہی کتنے ہوئے ہیں۔اگر تم نے یہ دیکھا ہوتا کہ میکائیل صاحب نے بیگم صاحبہ کے ساتھ۔۔"

عنایہ بی بی ایک دم گھبرا گئیں۔ شاید وہ کچھ ایسا بولنے والی تھیں جو ایک بھیانک طوفان لا سکتا تھا۔

"کیا کیا انہوں نے بیگم صاحبہ کے ساتھ؟"

ارم کے اس سوال پر عنایہ بی بی کا چہرہ سرخ پر گیا۔

"ک۔۔۔ک۔۔۔کچھ نہیں۔۔۔"

"اور تم یہاں کیا کر رہی ہو۔جاؤ جا کر اپنا کام کرو اور مجھے بھی اپنا کام کرنے دو۔"

www.novelsclubb.com

ارم وہاں سے چلی تو گئی لیکن اس کا ذہن اسی بات پر اٹکا تھا۔

"آخر کیا ہوا تھا بیگم صاحبہ کے ساتھ۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

باب اول

قسط نمبر 3

اگرچہ ہمیں آپ کے نقصان پر رونا پڑے
آپ ہمارے دلوں میں اس محفوظ جگہ پر رہتے ہیں
جہاں کوئی طوفان یا رات یا درد آپ تک نہیں پہنچ سکتا۔
تیری محبت صبح کی مانند تھی
ہماری زندگیوں کو روشن کرنا
اندھیرے کے نیچے بیداری رنگ کی ایک اور مہم جوئی۔
آپ کے بولنے کی آواز میں ہمارے لیے ملا ایک نیا میوزک۔
جس نے سب کچھ روشن کر دیا
جو کچھ بھی آپ نے اپنی نظروں میں سمایا۔
اس کے وجود کی خوشی میں تیز
تم نے پھولوں جیسی مسکراہٹیں رکھ دیں
دل کی تبدیلی پر
آپ کا دماغ ہمیشہ چمکتا رہا۔

www.novelsclubb.com

چیزوں میں حیرت کے ساتھ

اگرچہ یہاں آپ کے دن مختصر تھے

آپ کی روح زندہ، بیدار، مکمل تھی۔

ہم اب ایک دوسرے کی طرف نہیں دیکھتے

ہمارے ناموں کی پرانی دوری سے

اب تم سانسوں کی تال کے اندر رہتے ہو۔

جتنا ہم اپنے آپ سے قریب ہیں

اگرچہ ہم آپ کو ظاہری آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتے

ہم جانتے ہیں کہ ہماری روحیں آپ کے چہرے پر ہیں۔

ہر چیز کے اندر سے ہمیں دیکھ کر مسکرانا

جس میں ہم اپنی بہترین تطہیر لاتے ہیں۔

ہم تجھے نہ ڈھونڈیں صرف یاد میں

www.novelsclubb.com

جہاں ہم تمہارے بغیر اکیلے ہو جائیں گے۔

آپ چاہتے ہیں کہ ہم آپ کو موجودگی میں تلاش کریں

ہمارے علاوہ جب خوبصورتی چمکتی ہے۔

جب مہربانی چمکتی ہے

اور موسیقی ابدی لہجے میں گونجتی ہے

جب آرکڈز زمین کو روشن کرتے ہیں

سیاہ ترین موسم بہار میں بدل گیا ہے

امید کے ساتھ یہ سیاہ غم پھول

ہر دل میں جو تم سے پیار کرتا ہے

آپ ہماری حوصلہ افزائی کرتے رہیں

فیاض دل کے ساتھ ہر دن میں داخل ہونا

ہمت اور محبت کی دعوت کی خدمت کرنا

جب تک ہم آپ کا خوبصورت چہرہ دوبارہ نہ دیکھیں

اس سرزمین میں جہاں کوئی جدائی نہیں

جہاں ہمارے دماغ سے سارے آنسو پونچھ جائیں گے

اور جہاں ہم آپ کو دوبارہ کبھی نہیں کھویں گے

www.novelsclubb.com

(By John O’Donohue)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اسلام آباد، پاکستان۔

ایک وسیع کمرے میں حلیمہ صاحبہ موجود تھیں۔ وہ اس کمرے میں ان چیزوں کو ترتیب سے رکھنے میں مصروف تھیں جن کی ترتیب خراب تھی۔

"بس نینا آنے والی ہو گی اور میرا کام ابھی تک۔۔۔"

سبز اور نیلے رنگ کے مجموعے والی قمیص اور ساتھ سیاہ شلوار اور سیاہ دوپٹہ میں ملبوس حلیمہ صاحبہ بہت پریشانی سے یہ کہہ ہی رہی تھیں لیکن تبھی

"امی !نینا آ گئی۔۔۔"

اریجہ کی یہ بات سن کر حلیمہ صاحبہ کا چہرہ ایک دم کھل اٹھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"اسلام وعلیکم امی!"

سرمئی رنگ کے لانگ فراک اور سکارف میں ملبوس نینا نے اپنی والدہ کو گلے لگا لیا۔

"”ہائے میری جان۔آگئی تم۔اللہ کا بہت شکر ہے۔

www.novelsclubb.com

نینا نے حلیمہ صاحبہ سے گلے ملنے کے بعد لیونگ روم کے صوفے پر رکھے ہوئے اپنے ہینڈ بیگ کو اٹھایا اور کہا

اریجہ میڈم !کیا حال ہے آپ کا؟"""

اریجہ جس کے کندھوں تک آتے سیاہ بال ایک پونی میں بندھے ہوئے تھے۔ اس نے جواب دیا

"""آپی !میں بالکل ٹھیک ہوں۔

"آپ کیسی ہیں؟میں نے آپ کو بہت یاد کیا۔"

جامنی رنگ کی شلوار قمیض اور سیاہ دوپٹہ کندھوں پر لیے ہوئے اریجہ کے سوال کرنے پر نینا نے جواب دیا۔

"میری جان۔ میں نے بھی تمہیں بہت یاد کیا۔"

"امی ! بابا اور علی کہاں ہیں؟"

"تمہارے بابا کی دفتر میں کوئی بہت اہم میٹنگ تھی۔وہ کہہ رہے تھے کہ وہ آج دفتر سے جلدی آ جائیں گے۔اور علی تم تو جانتی ہو ایک وکیل کے ہر وقت کورٹ کچہری کے چکر لگتے ہی رہتے ہیں اسی وجہ سے بس۔۔۔ لیکن وہ کہہ رہا تھا وہ جلدی آنے کی کوشش کرے گا۔"

www.novelsclubb.com

" ٹھیک ہے امی !میں فریش ہو کر آتی ہوں۔باقی باتیں اب کھانے کے ساتھ۔"

"ہاں ٹھیک ہے تم بس فریش ہو کر آؤ۔میں کھانا لگاتی ہوں۔میں نے تمہاری پسندیدہ بریانی بنائی ہے۔"

"YOU'RE THE BEST."

نینا نے خوشی کے عالم میں کہا۔

☆☆☆☆☆☆☆

ڈائنگ ٹیبل پر نینا اور اس کا خاندان موجود تھا۔ وہ سب رات کا کھانا کھانے میں مصروف تھے۔

"اور بتاؤ علی آج کونسا کیس ہارے؟"

نینا نے مسکراتے ہوئے علی سے پوچھا۔

"ارے اینکر صاحبہ ! آپ کو غلط فہمی ہے۔میں ہمیشہ کی طرح آج بھی اپنا کیس جیت کر ہی آیا ہوں۔"

"چلو !یہ تو بہت ہی اچھی بات ہے۔"

"نینا !میں نے تمہاری اقوام متحدہ میں کی گئ تقریر سنی۔ماشااللہ!۔تم نے تو کمال ہی کر دیا۔"

نینا احسن صاحب سے یہ سن کر بہت خوش ہوئی۔

www.novelsclubb.com

" بہت شکریہ بابا۔یہ سب کچھ آپ اور امی کی اچھی تربیت کی وجہ سے ہی ہے۔"

نینا کی اس بات پر احسن صاحب نے تھوڑا سوچ کر کہا۔

" وہ بات تو ٹھیک ہے بیٹے تمہاری لیکن سارا کچھ صرف ہماری وجہ سے نہیں ہے۔ انسان کو اللہ نے قوت، ارادہ و اختیار عطا کیا ہے۔ایسا بھی ہو سکتا تھا کہ میں اور

تمہاری والدہ) حلیمہ صاحبہ کو دیکھتے ہوئے کہا (تمہیں نصیحتیں کرتے لیکن تم ان پر عمل نہ کرتی۔"

مطلب یہ کہ۔۔""

نینا اپنا جواب مکمل کر ہی رہی تھی کہ تب ہی اریحہ نے نینا کی بات یہ کہتے ہوئے کاٹ دی ۔

"مطلب یہ کہ آپ نے اپنے لیے اس راہ کا انتخاب خود کیا ہے۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

استنبول، ترکی۔

وہ دونوں کھانے کی میز پر بیٹھے ہوئے ناشتہ کر رہے تھے۔ براق ناشتہ کرنے کے ساتھ بار بار موبائل کی سکرین کو آن کر کے دیکھ رہا تھا۔ جیمرے خاتون غصے سے دوچار نظروں سے براق کو دیکھی جا رہی تھیں جو کہ شاید یہ جانتا بھی نہیں تھا کہ اس کی والدہ اسے کتنی دیر سے دیکھی جا رہی ہیں۔

www.novelsclubb.com

"براق !آج میر آئے آ رہی ہے۔"

براق کے متوجہ نہ ہونے پر جیمرے خاتون کچھ سنجیدہ ہو کر کہنے لگی۔

"براق ! تم سن رہے ہو میں کیا کہہ رہی ہوں؟"

"میں نے سن لیا ہے آنے۔"

براق نے اپنے موبائل کو کھانے کی میز پر رکھ دیا اور پھر بہت اطمینان سے ناشتہ کی پلیٹ میں موجود چلبر کھانے لگا۔

(ترکیہ /ترکیے میں انڈوں اور دہی سے تیار کیا گیا ایک نسخہ چلبر کہلاتا ہے۔)

"واہ !تو تم مجھے پہلے جواب نہیں دے سکتے تھے۔"

"آنے!ایک بہت ہی اہم میسج آیا ہوا تھا وہ پڑھ رہا تھا۔"

"تمہارا ذہن کس طرف ہوتا ہے براق؟"

براق کے موبائل کی سکرین جگمگائی۔ اس نے اپنا موبائل میز سے اٹھا کر دیکھا تو ایلدار کی کال آ رہی تھی۔ اس نے کال اٹھا لی۔ دوسری جانب سے ایلدار نے کہا۔

"براق !وہ ایمرے بے۔"

براق نے ایک دم ناشتہ کرنا چھوڑ دیا اور پوچھنے لگا۔

"کیا ہوا ہے ایمرے چچا کو؟بتاؤایلدار۔"

براق کے اس طرح چیخنے پر جیمرے خاتون تھوڑا گھبرا گئیں۔

www.novelsclubb.com

"براق !ایمرے بے کے .بیلگراد (جنگل کا نام (والے کاٹیج سے آیاز کی لاش ملی ہےاورایمرے بے کے بارے میں کچھ معلوم نہیں۔"

یہ سب سننے کے بعد براق بہت گھبرا گیا۔ وہ کچھ سمجھ نہیں پا رہا تھا۔ اس نے بغیر کچھ کہے فون بند کر دیا اور وہ اپنی کرسی سے اٹھ کر سیدھا دروازے تک جانے لگا۔

"براق ! کیا ہوا ہے؟ کیا سب خیریت تو ہے؟"

جیمرے خاتون نے پریشانی کے عالم میں پوچھا۔

"آیاز !اب نہیں رہا۔"

اس کی نیلی آنکھوں میں سوائے غم اور طیش کے اور کچھ نہیں تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

پورے استنبول میں شام چھا چکی تھی۔ یہ شام ایک غم کی شام تھی۔

اور اس غم کا ذمہ دار آخر کون تھا؟

☆☆☆☆☆☆☆☆

"آنے !آخر یہ سب ہوا کیسے؟"

www.novelsclubb.com

میرآئے کے سوال کرنے پر جیمرے خاتون جن کے چہرے پر صرف دکھ، افسوس اور غم ہی تھا۔ کہنے لگیں۔

"مجھے خود نہیں معلوم۔"

تب ہی دروازہ کھلنے کی آواز آئی۔ جیمرے خاتون نے دروازے کی طرف دیکھا تو براق گھر میں داخل ہو رہا تھا۔ اس کا چہرہ غم سے دوچار تھا، کسی کو کھو دینے کا غم۔ وہ آہستہ آہستہ چلتا ہوا جیمرے خاتون کے پاس گیا جو لیونگ روم میں میرآئے کے ساتھ موجود تھیں۔

" آنے !آیاز کو ہم نے دفنا دیا ہے۔"

یہ کہتا ہوا وہ ایک صوفے پر آ بیٹھا۔

"اور ایمرے چچا لا پتہ ہیں۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

رات کی تاریکی ہر سو پھیلی تھی۔ وہ نیٹٹوریم میں موجود تھا۔ وہ وہاں ایک گہری سوچ میں ڈوبا ہوا چہل قدمی کر رہا تھا۔

"آخر ایمرے چچا کہاں ہوں گے؟"

وہ یہ سوچ ہی رہا تھا کہ تب ہی وہاں میرآئے آ گئ۔ میرآئے کو دیکھ کر براق ہلکا سا مسکرا دیا۔

"کیا ہوا میرآئے؟ تم ابھی تک سوئی نہیں؟"

" ہاں بس یونہی۔ پتا نہیں کیوں۔"

آج مجھے بابا کی بہت یاد آ رہی ہے۔""

www.novelsclubb.com

میرآئے کی نیلی آنکھیں بھیگ گئیں۔

"میرآئے !بابا کی یاد ہمیں کب نہیں آتی۔

بابا کی یاد تو ہمیشہ میرے ساتھ رہتی ہے۔"

"ہاں !کاش بابا ہمارے ساتھ ہوتے۔"

میرآئے کی یہ بات سن کر براق نے تھوڑا سوچ کر جواب دیا۔

"اللہ کے فیصلے وہ خود بہتر جانتا ہے۔ہم اللہ کے فیصلوں پر سوال اور اعتراض نہیں کر سکتے۔ہم اللہ کے فیصلوں کو کبھی نہیں سمجھ سکتے۔تم بس یہ دعا کیا کرو کہ بابا جہاں ہیں انہیں وہاں اعلیٰ مقام حاصل ہو۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆

براق ابھی تک نیٹٹوریم میں موجود تھا مگر میرآئے وہاں سے جا چکی تھی۔

"اللہ !یہ کیسی آزمائش ہے۔

"پہلے بابا چلے گئے پھر آیاز اور پھر۔۔۔امیرے چچاوہ جہاں کہیں بھی ہوں گے میں انہیں ڈھونڈ لوں گا۔"

www.novelsclubb.com

وہ یہ س وچتے ہوئے آسمان کی طرف دیکھ رہا تھا۔تاریک رات میں چاند کو دیکھتا ہوا وہ کہنے لگا۔

"بابا !مجھے آپ کی نصیحتیں یاد ہیں۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اگرچہ یہاں آپ کے دن مختصر تھے
آپ کی روح زندہ، بیدار، مکمل تھی
اب تم سانسوں کی تال کے اندر رہتے ہو۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

کچھ سال پہلے

رات کی تاریکی میں چاند بہت روشن لگ رہا تھا۔ وہ دونوں نیٹٹوریم میں موجود تھے۔ سوئمنگ پول سے باہر والی زمین پر وہ دونوں بیٹھے تھے۔

"بابا !کیا آپ پریشان ہیں؟"

براق جس کی عمر اس وقت پندرہ سال تھی، اس کے سوال کرنے پر یامان بے نے جواب دیا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں بیٹے !میں پریشان نہیں ہوں۔"

پتا نہیں کیوں یہ سننے کے بعد بھی براق کے دل کو اطمینان نہ ملا۔ اسے لگ رہا تھا جیسے کچھ ہے جو یامان بے اس سے چھپا رہے ہیں۔

"براق !میں تمہیں آج کچھ باتیں کہنا چاہتا ہوں۔لیکن شرط یہ ہے کہ تم انہیں ہمیشہ یاد رکھو گے۔"

براق نے جب یہ سنا تو وہ بہت فخر سے بولا۔

"بابا !میں آپ کی کہی گئی کوئی بات آج تک نہیں بھولا۔"

"بہت خوب۔"

"تو اب میں جو کچھ کہنے جا رہا ہوں اسے غور سے سننا۔"

براق نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"بیٹے !تم جانتے ہو کہ حضرت لقمٰن نے اپنے بیٹے کو کچھ نصیحتیں کی تھیں۔وہ نصیحتیں میں آج تمہیں بتانے جا رہا ہوں۔"

براق نے سوال کیا۔

"آپ کو ان نصیحتوں کے بارے میں کیسے معلوم؟"

www.novelsclubb.com

"یہ نصیحتیں دراصل قرآن کی آیات میں موجود ہیں۔"

"کون سی سورت میں؟"

"سورت لقمان میں۔"

"اچھا بابا !تو۔۔۔"

براق ابھی کچھ کہہ ہی رہا تھا کہ تب ہی یامان بے نے بات کاٹ دی اور کہا

"ہاں ! تو اب مزید کوئی سوال نہیں۔اب میں چاہتا ہوں تم میری بات خاموشی سے اور غور سے سنو۔"

براق نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ یامان بے نے براق کے اوپر ایک نگاہ ڈالی اور پھر سر اٹھا کر تاریک آسمان کو دیکھنے لگے جس پر صرف چاند کی روشنی موجود تھی۔

وہ کہنا شروع ہوئے۔

"(حضرت لقمان نے کہا کہ)اے میرے بیٹے !بے شک اگر کوئی عمل رائی کے دانے کے برابر ہو پھر خواہ وہ کسی چٹان میں ہو یا آسمانوں میں یا زمینوں میں (تب بھی)اللہ اسے حاضر فرما دے گا۔"

"بے شک اللہ بیک بڑا باریک بین باخبر ہے۔"

براق سر جھکائے سوئمنگ پول میں موجود پانی کو دیکھ رہا تھا لیکن اس کا ذہن اپنے بابا کی باتوں کو سمجھنے میں گم تھا۔

www.novelsclubb.com

"اے میرے بیٹے !نماز قائم کرو۔

اور نیکی کا حکم کرو۔

اور برائی سے منع کرو۔

اور تمہیں جو تکلیف پہنچےاس پر صبر کرو۔

بے شک یہ بڑی ہمت کے کام ہیں۔"

براق یہ سب سن رہا تھا۔ اس کے ذہن میں کئی سوال آ رہے تھے لیکن ایک سوال اس کے ذہن میں بار بار آ رہا تھا کہ

" بابا مجھے آج یہ سب کیوں بتا رہے ہیں؟"

"اور لوگوں سے بے رخی نہ کرو۔"

"اور زمین پر اکڑ کر نہ چلو۔"

"بے شک اللہ تکبر کرنے والے فخر کرنے والے کو پسند نہیں فرماتا۔"

"اور اپنے چلنے میں میانہ روی اختیار کرنا۔"

"اور اپنی آواز نیچی رکھو۔"

"یقیناً آوازوں میں سب سے بری آواز گدھے کی آواز ہے۔"

یامان بے نے اپنی بات مکمل کر لی۔ اب وہ براق کی طرف متوجہ ہوئے جو ابھی تک سوئمنگ پول میں موجود پانی کو دیکھتے ہوئے اپنی ہی سوچوں میں گم تھا۔

"تمہیں یہ باتیں سمجھ میں آئیں کیا؟"

ان کے اس سوال پر براق ایک دم اپنی سوچوں سے باہر آیا اور یامان بے کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا

"جی بابا ! مجھے سمجھ آ گئی ہے۔"

"امید کرتا ہوں جو تم کہہ رہے ہو ویسا ہی ہو۔"

"بابا ! آپ مجھے آج یہ سب کیوں بتا رہے ہیں؟"

براق کے اس سوال پر یامان بے نے مسکرا کر جواب دیا۔

" میں جانتا تھا تم یہ سوال ضرور پوچھو گےاوراس کا جواب یہ ہے کہ۔۔۔"

"براق میں چاہتا ہوں جب میں اس دنیا میں نہ ہوں تو تمہیں اس زندگی کو گزارنے کے اصول معلوم ہوں۔"

"بابا !آپ ایسا کیوں کہہ رہے ہیں؟"

"آپ ہمیشہ ہمارے ساتھ ہی رہے گیں۔آپ کو کبھی کچھ نہیں ہوگا۔"

"بیٹے !موت تو برحق ہے۔"

یامان بے نے یہ بات بہت اطمینان سے کہی لیکن ان کی اس بات نے براق کو بے سکون کر دیا۔

www.novelsclubb.com

"براق ! ایک آخری نصیحت سن لو میری پھر بے شک تم جا کر سو جاؤ۔"

"بابا !آپ کہیے جو کچھ آپ کہنا چاہتے ہیں۔

مجھے نیند نہیں آ رہی۔"

"اچھا !تو سنو۔بیٹے اس دنیا میں تمہیں بہت سے دوست ملیں گے۔اچھے دوست تمہارے لیے ایک نعمت ہوتے ہیں۔لیکن میری ایک بات کبھی مت بھولنا۔اس دنیا میں تمہارے لیے سب سے زیادہ خطرناک ہوتا ہے منافق دوست۔"

یامان بے کی آنکھوں میں غم تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

استنبول کی یہ صبح اس پندرہ سالہ براق کی زندگی بدلنے والی تھی۔ جب وہ صبح سو کر اٹھا تو اسے ایک دم جیمرے خاتون کے رونے کی آواز آئی۔ وہ اپنی آنکھوں کو ہاتھوں سے ملتا ہوا اپنے بستر سے اٹھا۔ اس نے اپنے کمرے کا دروازہ کھولا اور سیڑھیوں سے بھاگتا ہوا نیچے کو گیا۔ اپنے سامنے کا منظر دیکھ کر تو اس کے قدموں تلے زمین ہی نکل گئی۔ جیمرے خاتون یامان بے کی لاش جو کہ کفن میں لپٹی ہوئی تھی اس کے اوپر سر رکھ کر مسلسل روئی جا رہی تھیں۔

" بابا !رات کو مجھے وہ نصیحتیں اس لیے کر رہے تھے۔انہیں معلوم تھا کہ۔۔"

www.novelsclubb.com

براق یہ سب سوچتا ہوا جیمرے خاتون کے پاس آیا اور کہنے لگا۔

"آنے یہ سب کیسے ہوا؟"

جیمرے خاتون نے کوئی جواب نہ دیا، وہ بس غم سے نڈھال اور مسلسل روئی جا رہی تھیں۔

"تمہارے بابا کو شہادت نصیب ہوئی ہے براق۔"

دروازے سے آتے ہوئے ایمرے بے نے براق کے سوال کا جواب دیا۔

" آنے !آپ مت روئیں

بابا تو شہید ہوئے ہیں

اور شہید کبھی نہیں مرتا۔

وہ تو ہمیشہ زندہ رہتا ہے۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆

کچھ دن بعد

شام کا وقت تھا۔ براق اپنے کمرے میں موجود اپنی ڈائری پر کچھ لکھ رہا تھا۔

وہ اپنی ڈائری پر ایک سوال لکھ رہا تھا۔

"بابا کو شہید کس نے کیا اور کیوں کیا؟"

جب سے یامان بے کی شہادت ہوئی، براق اور میر آئے کی جیمرے خاتون سے کوئی بات ہی نہیں ہو سکی کیونکہ جیمرے خاتون بالکل خاموش ہو گئی تھیں۔

وہ ہر وقت اکیلی رہتی، کسی سے بات نہ کرتی، بہت اصرار کرنے پر وہ تھوڑا بہت کھانا کھا لیتی۔ تو اب ایسی حالت میں براق کا جیمرے خاتون سے اس بارے میں بات کرنا کچھ مشکل تھا۔

www.novelsclubb.com

"میں کیسے معلوم کروں کہ بابا کو شہید کس نے کیا؟"

کچھ دیر سوچنے کے بعد اسے یاد آیا کہ یامان بے کو ڈائری لکھنے کا بہت شوق تھا۔ وہ اپنی زندگی کی ہر اہم بات اپنی ڈائری پر لکھ لیا کرتے تھے۔

"ضرور ان کی ڈائری سے مجھے کچھ معلومات مل جائیں گی۔"

وہ اپنے بستر سے اٹھا اور بھاگتا ہوا سٹڈی روم تک جا پہنچا۔ چاروں اطراف میں کتابیں ہی کتابیں دکھائی دے رہی تھیں۔ یامان بے کی طرح براق کو بھی کتابیں پڑھنے کا بہت شوق تھا۔ اسے ہر قسم کی کتاب خواہ وہ سیاست، ادب، مذہب یا تاریخ پر ہو، وہ ہر کتاب کو برابر شوق کے ساتھ ہی پڑھتا تھا۔

"آج یہ سٹڈی روم کتنا بے رونق لگ رہا ہے۔"

براق کی زبان سے ایک دم یہ الفاظ نکلے۔ ایک عجیب سی اداسی پورے گھر میں چھائی ہوئی تھی۔ براق قدم بڑھاتا ایک سنہری میز تک گیا جس پر کتابیں ایک بہتر ترتیب سے رکھی گئی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"بابا نے اپنی ڈائری ضرور ادھر ہی کہیں رکھی ہو گی۔"

وہ میز پر سے کتابیں ادھر ادھر کرتا اپنے آپ کو تسلی دیتے ہوئے کہہ رہا تھا۔ کافی دیر تک کوشش کرنے کے بعد وہ تھوڑا مایوس ہو گیا۔ وہ مایوس ہو کر میز کے ساتھ موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔ سنہری میز پر کتابوں کے ساتھ ایک کونے پر

براق کے خاندان کی تصویر ایک سیاہ فریم میں لگی ہوئی موجود تھی۔ براق کی نظر جب اس تصویر پر پڑی تو یامان بے کو دیکھ کر اسے ان کے کچھ الفاظ یاد آئیں۔

"براق ! کبھی بھی مایوس نہ ہونا۔"

وہ ایک دم کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ وہ کتابوں کی الماری میں یامان بے کی ڈائری ڈھونڈنے لگا۔ اس کی نیلی آنکھوں میں ایک امید تھی۔

کچھ دیر تک ڈھونڈنے کے بعد آخر کار وہ لمحہ آ گیا جس کا اسے انتظار تھا۔

کتابوں کے سب سے اوپر والے حصے میں ایک کونے پر یامان بے کی ڈائری موجود تھی۔

اس نے تب ہی اس ڈائری کو اپنے ہاتھ میں تھاما۔ اس نے ڈائری کو سنہری میز پر رکھا جس پر وہ فوٹو فریم موجود تھا۔

وہ خود میز کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا۔ ڈائری کا کور سفید تھا۔ اس نے ڈائری کھولی اور اسے پڑھنا شروع کیا۔

www.novelsclubb.com

کچھ دیر بعد۔

اس نے ڈائری بند کر دی۔ اس نے ایک نظر اس تصویر کو دیکھا جو اس سنہری میز پر موجود تھی۔ اس کی نیلی آنکھیں بھیگ گئیں۔

" بابا !کے ساتھ اتنا برا ہوا۔کتنے دکھ کی بات ہے کہ بابا کے سچے دوست نے ہی ان کے ساتھ غداری کی۔"

براق وہ تصویر دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

"آخر دوست ایسا کیسے کر سکتے ہیں؟"

اس کی بھیگی ہوئی آنکھیں ایک دم طیش سے ب ھر گئیں۔

"دندار !میں تم سے اس کا بدلہ ضرور لوں گا۔"

وہ یہ کہتا ہوا کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا اور اپنے کمرے کی طرف گیا۔

اس نے اپنے بستر پر موجود اپنی ڈائری اٹھائی اور اس پر لکھنے لگا۔

" میں براق!آج اپنے آپ سے یہ وعدہ کرتا ہوں کہ جس راہ کا انتخاب میرے بابا نے کیامیں بھی اسی راہ پر چلوں گا۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆

براق نے اپنی کلائی میں پہنی ہوئی گھڑی پر وقت دیکھا تو وہ نیٹٹوریم سے جانے لگا۔

"بابا ! میں ایمرے چچا کو ڈھونڈ لوں گا۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆

استنبول کی یہ صبح میرائے کے لیے بہت خاص تھی۔ بہت دنوں بعد وہ اس سے ملنے جا رہی تھی۔ اس کا چہرہ آج بہت کھلا ہوا لگ رہا تھا۔ حسین سرخ فراک اور سیاہ سکارف میں ملبوس میرآئے نے اپنے موبائل کی سکرین کو جگمگاتا ہوا دیکھا تو اسے اپنے ہاتھ میں تھام لیا۔

"کتنا وقت ہے؟"

میسج کے جواب میں میرآئے میسج ٹائپ کرنے لگی۔

"ابھی کچھ دیر انتظار کرو۔"

اس نے اپنا ہینڈ بیگ پکڑا اور اس میں اپنا موبائل ڈال دیا اور وہ تیزی سے اپنے کمرے سے باہر نکلی۔ سیڑھیوں سے اترتے ہوئے جیمرے خاتون نے میرآئے کو جب جاتے ہوئے دیکھا تو پوچھنے لگیں۔

"کدھر جا رہی ہو؟ آج تو۔۔۔"

جیمرے خاتون کی بات کاٹ کر میرآئے کہنے لگی۔

www.novelsclubb.com

" جی میں جانتی ہوں آج سنڈے ہے مگر میری ایک پرانی دوست کل امریکہ سے ترکی واپس آئی ہے۔بس میں اسی سے ملنے جا رہی ہوں۔"

وہ یہ کہہ کر چلی گئی اور جیمرے خاتون سمجھ نہیں پائیں کہ یہ تھا کیا۔

"یہ لڑکی آج تک کسی دوست سے ملنے کے لیے اتنا تو خوش نہیں ہوئی۔"

جیمرے خاتون کی آنکھیں سیاہ تھیں۔

جس سے یہ بات معلوم ہوتی تھی کہ میرآئے اور براق کی آنکھیں اپنے بابا کی طرح تھیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

میں تم سے دور نہیں ہوں
تمہاری آنکھیں دیکھنا جانیں گی
میں تمہاری صورت میں ہوں
شاید آپ سے زیادہ آپ کے قریب
میں تمہارے دل کی ہر دھڑکن پر ہوں

BY: ORHAN VELI KANIK.

☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

BODRUM, TÜRKIYE.

ساحل سمندر کی لہریں بہت تیز تھیں۔ ریت پر بیٹھی ہوئی میرآئے بہت دیر سے ایلدار کو گھوری جا رہی تھی جو کہ ریت پر بیٹھا اپنی ہی سوچوں میں گم تھا۔

وہ بار بار اپنے ماتھے پر گرتے سیاہ بال پیچھے کر رہا تھا جو کہ تیز ہوا کی وجہ سے اس کے ماتھے پر گر رہے تھے۔

"ایلدار !ہم کب تک یونہی سب سے چھپ چھپ کر ملتے رہیں گے؟"

"مجھے آنے سے بار بار جھوٹ بولنا نہیں پسند۔"

ایلدار نے میرآئے پر ایک نظر ڈالی اور پھر تیز آتی پانی کی لہروں کو دیکھتے ہوئے بولا۔

"کیوں؟ تمہیں میرا ساتھ اب تھکا دینے لگا ہے؟"

"اف !ایلدار تم ہر بار بات کو اس طرف کیوں لے جاتے ہو؟"

"تم اچھے سے جانتے ہو میں کیا بات کر رہی ہوں؟"

"تم آخر کب۔۔۔"

میرآئے نے ابھی اپنی بات مکمل نہیں کی تھی کہ تب ہی ایلدار نے اس کی بات کاٹ دی اور اس کو بے بسی کے عالم میں دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

" تمہیں یہ بات کیوں نہیں سمجھ آتی کہ میں ابھی تمارے گھر والوں سے ہمارے بارے میں بات نہیں کر سکتا۔"

"لیکن کیوں؟ آخر مسئلہ کیا ہے؟"

" دیکھو میر آئے !میں تم سے سچ کہوں گا۔تمہارے گھر والوں اور مجھ میں بہت فرق ہے۔تم لوگوں کے رہنے کا سٹینڈرڈ مجھ سے بہت ہائی ہے۔"

"ایلدار !تمہیں کیا لگتا ہے کہ ہم لوگ اس طرح کی سوچ رکھتے ہیں؟تم شاید ابھی تک مجھے اور میرے گھر والوں کو جان ہی نہیں سکے۔"

یہ سن کر ایلدار کچھ دیر کے لیے خاموش ہو گیا۔

"ایلدار تم ایک بار براق آبے سے بات کر کے تو دیکھو۔"

" میر آئے !میں تمہیں کسی بھی حالت میں کھونا نہیں چاہتا۔"

" تم جانتے ہو مجھے پورا یقین ہے کہ براق آبے اس بات پر بہت خوش ہوں گے۔"

اگر تم کہو تو میں بات کروں آبے سے؟""

" نہیں !ایسا مت کرنا۔"

ایلدار گھبراتے ہوئے بولا۔

www.novelsclubb.com

"تو پھر تم ہی بتاؤ کب بات کرو گے تم؟"

" واللہ !میر آئے تم بس یہ یقین رکھو کہ وہ وقت دور نہیں جب ہم ایک ہوں گے۔"

اس کی اس بات پر میر آئے نے خفگی کے انداز میں کہا۔

"پتا نہیں کس صدی میں آئے گا وہ دن۔ہونہہ!۔"

"کیا تمہیں مجھ پر اعتبار نہیں؟"

ایلدار نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ایلدار تمہیں ویسے اب یہ بات کرنی نہیں چاہیے تھی۔تمہیں اب بھی ایسا ہی لگتا ہے کہ مجھے تم پر اعتبار نہیں۔"

یہ سن کر ایلدار مسکرا دیا۔

" میرے خیال سے اب مجھے گھر جانا چاہیے۔"

میرآئے یہ کہہ کر کھڑی ہو گئ اور وہ جانے ہی لگی تھی کہ تب ہی اس کی کلائی ایلدار نے زور سے جکڑ لی۔

" کیا تم یہ بھول گئی کہ تم نے مجھ سے اجازت نہیں لی۔"

میرآئے کے چہرے پر ایک دم مسکراہٹ آ گئ اور پھر وہ کہنے لگی۔

"اچھا تو کیا ایلدار ازجان مجھے یہاں سے جانے کی اجازت دیتا ہے؟"

"جاؤ !ایلدار ازجان تمہیں الوداع کہتا ہے۔"

اس نے میرآئے کی نازک کلائی چھوڑ دی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

www.novelsclubb.com